رسالہ

ازاحۃ القناع عن مکر اھل الشرک والابتداع

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں

امامینِ حرمین کی آمد

اور پاک سرزمین میں نعرۂ توحید

سماحۃ الشیخ
عبداللہ بن محمد بن سبیل

—

سماحۃ الشیخ
عبدالعزیز بن صالح

حافظ عبدالغفور

رئیس — جامعۃ العلوم الاثریۃ — جہلم ۰ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

الوقف لله تعالیٰ

رسالہ

ازاحۃ القناع عن مکر اہل الشرک والابتداع

بعنوان

پاکستان میں

امامینِ حرمین کی آمد

اور پاک سرزمین میں نعرۂ توحید

سماحۃ
الشیخ محمد بن عبداللہ سبیل
امام بیت اللہ شریف

سماحۃ
الشیخ عبدالعزیز بن صالح
امام مسجدِ نبوی

تالیف

حافظ عبدالغفور غفرلہ

رئیس ــــ جامعۃ العلوم الاثریہ، جہلم

(پاکستان)

www.KitaboSunnat.com

ھذہ الرسالۃ طبعت علی نفقۃ رئاسۃ العامۃ للبحوث العلمیۃ والدعوۃ والارشاد والافتاء

بالریاض ○ المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

تاریخ اشاعت :- ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳ر ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ
۱۸ر اکتوبر ۱۹۷۷ء

طبع اوّل۔ تعداد ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰۰۰۰ (بیس ہزار)

مقام اشاعت :- ۔۔۔۔۔۔۔۔ جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم

طابع :- ۔۔۔۔۔۔۔۔ عبدالغفور غفرلہ جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم

طبع فی المطبعۃ العربیۃ - لاهور باکستان

شائع کردہ :- ۔۔۔۔۔۔۔۔ رئیس العام ریاسۃ العامۃ للبحوث
العلمیۃ والدعوۃ والارشاد والافتاء
بالریاض
المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

879

06078

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہارِ تشکر

احباب جماعت بخوبی آگاہ ہیں کہ گذشتہ برس دارالافتاء الریاض کی طرف سے پاکستان میں دینی مدارس کیلئے فتح المجید۔ شرح عقیدہ الطحاویہ۔ اصول الدین الاسلامی۔ اور شرح عقیدہ واسطیہ جیسی اہم کتابیں ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کی گئیں اور انہیں داخل نصاب کیا گیا۔ امسال منہاج السنہ لابن تیمیہ بھی تقسیم کی گئی ہے۔ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان اس گرانقدر عطیے پر جلالۃ الملک خالد بن عبدالعزیز، صاحب السمو الملکی فہد بن عبدالعزیز، سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز اور فضیلۃ الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ السندی کی بے حد شکرگزار ہے اور امید رکھتی ہے کہ آئندہ بھی ان کی توجہات دینی مدارس کی بہتری کے لیے مبذول رہیں گی۔

فجزاھم اللہ عنا وسائر المسلمین خیرا لجزاء وبارک فی جھودھم الطیبۃ المبارکۃ فی نشر العقیدۃ الاسلامیۃ الصحیحۃ۔ آمین۔

(حافظ) عبدالغفور غفر اللہ لہ ولمن دعا لہ
رئیس جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم
۴ر شوال ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۰ر اکتوبر ۱۹۷۵ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

اسلام میں وحدتِ امت کا مسئلہ ہمیشہ بڑی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ اسلام ایک ہی امت، ایک ہی برادری اور ایک ہی وحدت کا علمبردار ہے۔ اس مسلمہ حقیقت کے باوجود تاریخ کے ہر دَور میں موقع پرست لوگ امت میں افتراق کی سازشیں کرتے رہے اور اہلِ حق اس کا دفاع بھی کرتے رہے۔ شاید ایسے ہی موقع کے لیے اقبالؔ نے کہا تھا ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

چند برس کی بات ہے کہ امامینِ حرمین شریفین[1] پاکستان کے دورہ پر تشریف لائے۔ اہلِ پاکستان نے دیدہ و دل فراشِ راہ کیے اور جس مقام پر بھی ان کا ورود مسعود ہوا پوری قوم نے والہانہ انداز میں ان کا خیر مقدم کیا۔ مہمانانِ گرامی نے ہر مقام پر اپنے ارشاداتِ عالیہ سے لوگوں کو مستفید فرمایا۔ اور شرک و بدعات کی خوب تردید کی۔ اہلِ بدعت کو یہ بات ناگوار گزری اور انھوں نے امامین پر کفر کے فتوے لگائے اور ان کی اقتدا میں پڑھی گئی نمازوں کو لوٹانے کا فتویٰ دینے میں بھی کوئی شرم محسوس نہ کی۔ اس پر اہلِ حق نے فوری طور پر حکومتِ وقت کی توجہ اس طرف مبذول کروائی۔ مگر اس نے اس کا نوٹس نہ لیا۔ اس لیے کہ حکومت امامین کی تشریف آوری سے سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتی تھی۔ لہٰذا اہلِ حق نے علمی سطح پر اس سازش کو بے نقاب کیا اور اس کی خوب خبر لی۔ اور عوام کو اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ بعض لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر امت میں افتراق کے خواہاں ہیں۔ ایسے لوگ اسلام اور مسلمانوں کے قطعاً خیر خواہ

[1] سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن صالح امام الحرم النبوی و فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ بن سبیل امام حرم بیت اللہ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہو سکتے۔ ان کی سازشوں سے خبردار بھی رہنا چاہیے اور ان کا مقابلہ بھی کرنا چاہیے۔ زیر نظر رسالہ میں اہل بدعت کے بعض اعتراضات کا مسکت جواب دیا گیا ہے اور امت کو ان کے عزائم اور عقائد سے آگاہ کیا گیا ہے۔ تاکہ مسلمان ان کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔ جب اس رسالے کا مسودہ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ رئیس العام بحوث العلمیہ والافتاء والدعوہ والارشاد مملکۃ العربیہ السعودیہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس رسالہ کی معنوی خوبیوں کا جائزہ لینے کے لیے الدکتور تقی الدین ہلالی صاحب کی ذمہ داری لگائی تو انھوں نے بے حد مفید پایا۔ اس پر ایک جاندار تقریظ بھی لکھی اور یہ بھی لکھا کہ اسے افادۂ عام کے لیے زیادہ سے زیادہ شائع کرنا چاہیے۔ یہ تقریظ اس رسالہ میں شامل ہے۔ چنانچہ الدکتور صاحب نے اسے اپنی رائے کے ساتھ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز کی خدمت میں پیش کیا تو انھوں نے اس کی افادیت کے پیش نظر اس کی اشاعت کا حکم دیا اور اس کے جملہ اخراجات دارالافتاء کی طرف سے ادا کرنے کی منظوری دی۔ چنانچہ یہ رسالہ پہلی بار بیس ہزار کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اس کے لیے ہم سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز اور فضیلۃ الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ السندی کے علاوہ حکومت سعودیہ کے بے حد تشکر گزار ہیں جن کی مساعی جمیلہ سے یہ رسالہ منظر عام پر آیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں زیادہ سے زیادہ دین حق کی خدمت کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

والسلام

(حافظ) عبدالغفور غفرلہ

رئیس الجامعۃ العلوم الاثریہ

امیر جمعیت اہل حدیث جہلم (پاکستان)

بتاریخ ۴ ذی قعدہ ۱۳۹۷ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

عزیز زبیدی۔ ایڈیٹر ماہنامہ محدث لاہور
وار برٹن۔ ضلع شیخوپورہ

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لیے کافی ہے یا اس کے ساتھ مزید کسی رہنمائی اور سہارے کی بھی ضرورت باقی رہتی ہے؟ زندگی کے جتنے شئون اور احوال و ظروف ہیں، وہ دینی ہوں یا دنیوی ان سب پہلوؤں اور صورتوں میں وہی داتا اور ذات یکتا ہمیں بس کرتی ہے یا دنیائے ہست و بود کے اس کارخانہ میں کوئی ایسا گوشہ بھی رہ جاتا ہے جہاں رب العلمین کی قدرتوں کی ڈور کے لیے رسائی مشکل ہو جاتی ہے؟ مثلاً مصائب کی گھڑی سر پہ آجائے تو تنہا خدا کے حضور گڑگڑانے سے کام چل جائے گا یا خدا کی مدد کو بعض آستانوں کے سہاروں اور واسطوں کو آواز دیئے بغیر کام نہیں چلے گا۔ معاشی یا سیاسی مسائل کا سامنا ہو تو کتاب و سنت کی رہنمائی اور دستگیری کافی رہے گی یا دوسرے سیاسی چھتروں اور مزدکی روحوں کی طرف رجوع کرنا بھی ضروری رہے گا۔

گو دنیا یہی کہے گی کہ، اللہ بس باقی ہوس! تاہم ان کا تعامل بتاتا ہے کہ تنہا ذات یکتا پر قناعت کرنے کے لیے وہ تیار نہیں ہیں۔ خدا نے بھی ان کی اس ہرجائی کا شکوہ کیا ہے۔

وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحْدَہُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ (زمر ع۵)

اور جب اکیلے خدا کی بات آتی ہے تو جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے (اس سے) ان کے دل بھنچنے لگتے ہیں۔

فرمایا کہ: اگر کسی اور سہارے اور رہنمائی کا ٹانکا لگا دیا جائے تو ان کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔

وَاِذَا ذُکِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ اِذَا ھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ (زمر ع۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٧

اس پر عرش کے پار سے آواز آتی ہے کیا تنہا خدا اپنے بندہ کے لیے کافی نہیں ہے؟

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (زمر - ع)

ہمیں حکم ہوا ہے کہ: تم یہی کہو کہ ہمیں اللہ بس کرتا ہے۔ کافی ہے اور وافی ہے۔

قُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ (پ ٢٤ - زمر ع)

پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ادا بھی یہی تھی کہ: پھر ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (پ ٢٥ - النجم ع)

"(شب معراج میں آپ کی) نظر نہ (کسی طرف کو) بہکی اور نہ (جگہ سے) اچٹی۔"

اور یہی وہ حنیفیت ہے جس سے قلب و نگاہ کو آباد رکھنے کا ہمیں حکم ملا ہے۔

فَاتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا (بقرہ)

انجمن حمایت اسلام لاہور کے نویں سالانہ اجلاس میں میرے شیخ الشیخ اور مفسر قرآن حضرت مولانا ڈپٹی نذیر احمد خاں نے توحید پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"جب اس طرح اسباب ظاہر کو اور اسباب ظاہر کی تخصیص بھی کیوں کروں بلکہ "ماسوی اللہ" کو انتظام دنیا سے بے دخل محض سمجھ لوگے تب تم کو ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ کے معنی معلوم ہوں گے۔"

اسے مولانا جوہر مرحوم کی زبان میں یوں سمجھیے!

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

جماعت اہل حدیث کے ممتاز عالم دین، زاہد بزرگ اور فاضل حضرت مولانا عبدالغفور بن محمد اسماعیل مدظلہ العالی نے اسی "حقیقت کبریٰ" کو ملت اسلامیہ کے سامنے رکھنے کی کوشش فرمائی ہے اور یہ بتایا ہے کہ توحید کے تقاضے کیا ہیں اور بدعت کے کیا؟ انھوں نے ان دونوں پہلوؤں پر فقہی روشنی ڈال کر بہکے ہوئے دوستوں کو تھامنے کی کامیاب کوشش فرمائی ہے۔

عبدالعزیز زبیدی ابن قاری فتح محمد
وار برٹن - ضلع شیخوپورہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

از جناب فضیلۃ الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ السندی

ماجستیر الجامعہ ملک عبدالعزیز۔ مکہ مکرمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

میں نے الشیخ الحافظ حضرت مولانا عبدالغفور بن محمد اسماعیل زادہ اللہ تشریفاً و تکریماً کی اس کتاب کا بغور مطالعہ کیا جس میں انھوں نے اوہام پرست طبقہ اور زود اعتقاد عوام کے مفروضات اور رسومات کو کتاب و سنت کی واضح تعلیمات، ٹھوس دلائل اور عقل و ہوش کی واضح شہادتوں کی روشنی میں محل نظر ثابت فرمایا ہے اور ان فتووں کی کم مائیگی کی بھی نشاندہی کی ہے جو ان امامین حرمین کے خلاف داغے گئے تھے جو پاکستان کے معزز مہمان تھے اور اہل پاکستان ہی کی دعوت پر یہاں تشریف لائے تھے اور ساتھ ہی ان کے ان غیر دانشمندانہ عزائم اور نامناسب سرگرمیوں کا جائزہ لیا ہے جن کی ملک و ملت کی نزاکتیں، دینی مستقبل، عصری مسائل اور بین الاقوامی صورت حال قطعاً متحمل نہیں تھی۔ نیز سلف صالحین (امت کے بہترین اور خدا پرست اکابر) کے مبارک تعامل اور افکارِ عالیہ کا ایک ایسا حسین مرقع پیش فرمایا جو ملت اسلامیہ کے ہر فرد کے لیے وجہ طمانیت اور مشعل راہ ثابت ہو سکتا ہے بلکہ اس سے شرک و بدعت کے وہ قلعے بھی مسمار ہو جائیں گے جو بے خبر اور سادہ لوح عوام کا استحصال کرنے کے لیے کم سواد شاطروں نے کھڑے کیے ہیں۔

روحانیت "سیرالی اللہ" (خدا کی سفر) کا نام ہے جس سے قرب الٰہی کے حصول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے قلب ونگاہ کی بے چینیاں ترقی کرتی ہیں مگر فرسودہ خانقاہی نظام نے یہ خاکہ ہی سارا بدل ڈالا ہے۔ اب سفر کا رُخ خدا سے موڑ کر بندوں اور مظاہر کی طرف کر دیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ جو لوگ اس کے زغہ میں آگئے ہیں وہ ادھر ہی کے ہو کر رہ گئے ہیں، ان کو اب خدا کا ہوش تک نہیں رہا —— ہاں نفس و طاغوت کو فریب دینے کے لیے خدا کا نام لے کر خدا کے مبارک نام کا استحصال ضرور کرتے ہیں، جو ذات کریم بندوں کی شہ رگ سے بھی نزدیک تر ہے وہ بے ذوق راہی اس سے بھی دور بھاگنے میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کو جزائے خیر دے، انھوں نے اس رِستے ہوئے ناسور کی نشاندہی کر کے ان کو مندمل کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔

اسلام اور پوری ملّتِ اسلامیہ کی طرف سے اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کو جزائے خیر دے، اور صحیح افکار اور سلفی نظریات کی نشر واشاعت کے سلسلے میں ان کی مساعی جمیلہ میں برکت دے۔ آمین۔

کتبہ عبدالقادر حبیب اللہ السندی
مدرس بمعهد الحرم المکی مکہ مکرمہ سعودی عرب
۳ رشوال ۱۳۹۷ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

از جناب فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر تقی الدین الہلالی

سابق پروفیسر اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ و دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ (ہند)

حال ساکن مکناس۔ مراکش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اس ذاتِ کریم کے لیے جو باطل کو حق کی ٹھوکر سے پاش پاش کر دیتا ہے اور وہ پاش پاش ہو کر نیست و نابود ہو جاتا ہے اور جو لوگ باطل کے قصیدہ گو ہیں، ان کے لیے ہلاکت ہے۔

اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین پر اپنی رحمتیں نازل فرما جن کی تو نے مدد فرمائی کہ سینکڑوں اور ہزاروں میل دور آباد دشمن ان سے لرزہ بر اندام رہے۔

اور آپ کی آل پر اپنی رحمتوں کی بارش کر جنھوں نے کتاب و سنت کے جھنڈے گاڑے، توحید اور سنت کے مخالفوں سے جہاد کیا، جاہل باطل پرستوں کی تاویلات اور اسلام دشمن سرگرمیوں سے دینِ اسلام کی حفاظت فرمائی اور راہِ حق میں ایسا جہاد کیا کہ بس حق ہی ادا کر دیا، خلق خدا کی صلاح و فلاح کے لیے خون پسینہ ایک کیا اور اس راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کی۔

سن لیجیے! یہی پاک ہستیاں اہل حدیث اور اہل حدیثوں کے اسلاف ہیں، اور بقول امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے متبعین، سچے اور پکے اولیاء اللہ بھی یہی مبارک لوگ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان لم یکن اھل الحدیث اولیاء اللہ فلا ولی لہ

ایک اللہ والے شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

اھل الحدیث عصابۃ الحق | فازوابدعوۃ سید الخلق

اہلِ حدیث حق و صداقت کی جماعت ہے۔ جو رسولِ پاک کی شریعت کی دعوت دینے سے کامیاب ہو گئی

فوجوھھم منضرۃ | لألاؤھا کتألق البرق

ان کے چہرے روشن اور چمک دار ہیں۔ ان کی چمک، بجلی کی چمک جیسی

یالیتنی معھم فیدرکنی | ما ادرکوہ بھا من السبق

کاش! میں بھی انہی کے ساتھ ہوتا۔ اور جس کامیابی سے وہ ہمکنار ہوئے میں بھی ہوتا

عاشق سنت ایک اور شاعر نے اسے یوں بیان کیا ہے:۔

اھل الحدیث ھم اھل النبی وان | لم یصحبوا نفسہ انفاسہم صحبوا

اہل حدیث ہی نبی کے اہل ہیں۔ گو انھوں نے آپ کو نہیں پایا (تاہم حامل سنت وہی ہیں)

ایک اور صاحب نے کہا:۔

العلم قال اللہ وقال رسولہ | قال الصحابۃ لیس فیہ خلف

یہ متفق علیہ بات ہے کہ علم صرف اللہ، اس کے رسول اور رسولِ پاک کے صحابہ کے فرمودات کا نام ہے

ایک اور شاعر کا ارشاد ہے:۔

دین النبی محمد آثار | نعم المطیۃ للفتی والاخبار

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دین آپ کی احادیث ہیں، آپ کی احادیث ہی نوجوانوں کے پر و بال ہیں

لا ترغبن عن الحدیث واھلہ | فالرای لیل والحدیث نھار

حدیث اور اہل حدیث سے دوری نہ اختیار کر کیونکہ حدیث دن ہے اور رائے و قیاس رات ہے

ولربما ضل الفتی سبل الھدی | والشمس بازغۃ لھا انوار

بخدا اسی وجہ سے کتنے ہی بہت لوگ راہ راست بھول گئے حالانکہ سورج چڑھا ہے اور اس کی کرنیں مشعلیں چھوڑ رہی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور نبوی شاعر کا کہنا ہے:-

دعوا کل قول غیر قول محمد   فما امن فی دینه کمخاطر

رسول کریم کے قول کے مقابلے میں ہر قول کو ٹھکرا دیجیے! جو دینی لحاظ سے مطمئن ہے وہ غیر مطمئن جیسا نہیں ہے

فان انتم لم تقنعوا بمقاله   فانی بما قال النبی لقانع

اگر تم نے قول نبی پر قناعت نہیں کی تو یقین کیجیے میں فرمان نبی پر مطمئن ہوں

امام محمد بن اسماعیل صنعانی (ف ۱۱۸۲ھ) نے اپنے اس قصیدہ میں کیا خوب کہا ہے جس میں انھوں نے شیخ الاسلام حضرت امام محمد بن عبدالوہاب کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے:-

سلامی علی نجد ومن حل فی نجد   وان کان تسلیمی من البعد لا یجدی

نجد اور نجد کے باسیوں کو سلام کرتا ہوں، اگرچہ دور سے میرے سلام کی صدا وہاں تک نہیں پہنچ سکتی

علام جعلتم ایها الناس دیننا   لاربعة لاشك فی فضلهم عندی

لوگو! ہمارے دین کی بنیاد تم کس چیز پر رکھتے ہو، چاروں ائمہ کے اقوال پر؟ بزرگان کا تقدس شک سے بالاتر ہے

(تاہم ملت میں تفریق کے لیے ان کے مبارک ناموں کا استعمال، ناموں کا مکروہ استحصال ہے)

هم علماء الدین شرقا وغربا   وهم عند ذکر الفضل واسطة العقد

وہ پورے عالم اسلام کے مسلمہ امام ہیں، فضل و بزرگی کے ذکر میں وہ سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں (لیکن ایں چیزے دیگر است)

ومن قلد النعمان اصبح شاربا   نبیذا وفیه القول للبعض بالحد

جس نے امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کی، اس نے ایسی نبیذ (دیسی شراب) پی جس پر بعض کے نزدیک حد لگتی ہے

وهیهات کل فی الدیانة تابع   اباه کان الدین بالاب والجد

ہائے افسوس! دینی امور میں بھی ہر شخص اپنے باپ دادا کا تابع ہے گویا کہ دین باپ دادا کی رسوم کا نام ہے

ابن عربی - حضرت امام صنعانیؒ نے قصیدہ کے آخر میں شیخ الصوفیاء ابن عربی حاتمی کے افکار کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا:-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واكفر اهل الارض من ظن انه الـه تعالى الله جل عن الند

روئے زمین پر آباد لوگوں میں سب سے بڑا منکرِ حق وہ ہے جو اپنے کو خدا سمجھتا ہے حالانکہ شریک سے وہ بلند ہے

ہمہ اوست (وحدت وجود) کا ایک پہلو یہ بھی نکل سکتا ہے جس کی طرف امام صنعانی نے اشارہ فرمایا ہے۔ ابن عربی خود کہتے ہیں:۔

سبحان من اظهر الاشياء وهو عينها (فتوحات)

اسے کوئی شخص اگر ایک حقیقت کے اثبات کے لیے ایک پیرایۂ بیان ہی تصور کرے تب بھی یہ ایک ایسی عجمی لَے ہے جو حقائق کی تفہیم کے لیے کتاب وسنت اور اسلاف کی اس سادہ تعبیر پر بوجھ بن گئی ہے جو "دین" کے فطری اور قدرتی اسلوب کی جان تھی۔

ولكنهم كالناس ليس كلامهم دليلا ولا تقليدهم في غد يجدي

لیکن یہ بات کہ انسان ہونے میں وہ سب برابر ہیں، کوئی دلیل نہیں ہے اور نہ قیامت میں ان کی تقلید ان کو کچھ فائدہ دے سکے گی۔

مسماه كل الكائنات باسرها من الكلب والخنزير والفهد والقرد

اس کا مصداق ساری کائنات ہے وہ کتا ہو یا خنزیر، چیتا ہو یا بندر

اس تعبیر کو غل وغش سے خالی سمجھنے کے باوجود، اسے احکم الحاکمین کے شایانِ شان تعبیر کہنا مشکل ہے، بلکہ یہ تعبیر حق تعالیٰ کی شان میں گستاخی کے جس پہلو کو مستلزم ہو رہی ہے، تنہا وہی بات "وحدت الوجود" کی سنگینی کے اظہار کے لیے کافی ہے۔ ہمارے نزدیک، حقائق دینیہ کے سلسلے میں یہ فلسفیانہ انداز تعبیر بلکہ یہ کلیسائی پیرایۂ بیان "ابن عربی" کو خاصا مہنگا پڑا ہے۔ اس سے ابن عربی کو کوئی فائدہ پہنچا ہے نہ ہی دین کی کوئی خدمت ہوئی ہے موصوف اس مخمصہ میں نہ پڑتے تو بہتر ہوتا۔

اما بعد حمد وثنا کے بعد عرض ہے کہ میں نے الشیخ العلامۃ المحقق البارع المدقق الحافظ عبدالغفور بن محمد اسماعیل کی بصیرت افروز کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بڑے غور سے مطالعہ کیا ہے، علامہ موصوف نے مقصود کو نہایت سلیقہ سے پیش کیا ہے، خاص کر اس کا یہ پہلو نہایت ہی پیارا ہے کہ اس میں ان روگی دلوں کے لیئے شفا کی پڑیہ بھی ہے جس سے بیمار شفایاب ہو سکتے ہیں، جن کے قلب ونگاہ متجددانہ رسومات، وہم پرستانہ بدعات اور فلسفیانہ لغویات سے غلط متاثر ہورہے ہیں اور اب وہ خالی الذہن ہوکر تلاش حق کے لیے اس کتاب کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

علامہ موصوف نے جس دلسوزی کے ساتھ کتاب کو مرتب کرکے خلق خدا کو تھامنے کی کوشش فرمائی ہے، راقم الحروف کو اس پر رشک آتا ہے، وہ ایک ایسے فریضہ سے سبکدوش ہوئے ہیں جس کا رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ سے ذکر فرمایا ہے کہ،
ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن کے قول اور فعل میں تضاد ہوگا اور منشائے الٰہی کے خلاف ان کا چلن ہوگا، ایسے عالم میں جس نے ہاتھ سے جہاد کیا وہ بھی مومن، جس نے زبان اور دل سے جہاد کیا وہ بھی مومن، اس کے بعد بس سمجھ لیجیے کہ اب رائی بھر بھی ایمان نہ رہا۔

حضرت علامہ موصوف کی عمر دراز ہو، یہ کتاب تالیف کرکے وہ جہاد باللسان کے مقام رفیع پر فائز ہو گئے ہیں، حضور نے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ:-
ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا، سب سے اعلیٰ جہاد ہے۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے، انھوں نے ملحدوں اور فتنہ پردازوں کی کجروی، شیطنت، فسوں کاری اور فریب کاریوں کا پردہ چاک کرکے ان کے اس مکروہ گھناؤنے اور بھیانک چہرہ کو ننگا کر دیا ہے جو اس مکار بڑھیا کے چہرہ جیسا ہے جس کا ایک شاعر نے ان لفظوں میں نقشہ کھینچا ہے:-

عجوز النحس ابلیس یراها | تعلمه الخدیعة من سکوت
تقود من السیاسة الف بغل | اذا انفروا بخیط العنکبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرد آلود چہرہ والی بڑھیا ہے جس کی عیاری کا یہ عالم ہے کہ وہ ابلیس کو بھی دھوکا
اور فریب کاری کی تعلیم دیتی ہے، گویا کہ شیطان اس کے سامنے خاموش کھڑا ہے
وہ ایسی چالباز ہے کہ اگر وہ تار عنکبوت سے بھاگتے ہوئے ہزار خچروں کو بھی کھینچنا
چاہے تو کھینچ لے جا سکتی ہے۔

اے قرآن و سنت سے بے خبرو! اور ذریت ابلیس کے غلامو! دجل و فریب سے تمہارے چہرے ہزار اٹے ہوئے ہوں، اس کتاب کے بعد انشاء اللہ تم زیادہ دیر تک چھپے نہیں رہ سکو گے، کہ کتاب عقل و ہوش رکھنے والوں کے لیے مشعل راہ ہے، جو حضرات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقوشِ پا سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں، ان کے لیے یہ کتاب گلدستہ سنت ہے۔ وہ لوگ انتہائی بدنصیب ہیں جن کے سامنے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا "اسوۂ حسنہ" ہو مگر وہ اس سے کسب فیض کرنے سے قاصر رہے۔
ہر گھر میں یہ کتاب ہونی چاہیے۔ جو خوش قسمت لکھ پڑھ سکتے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ اپنے گھر میں رکھیں، خود پڑھیں، بچوں کو پڑھائیں اور لوگوں تک اس کا پیغام پہنچائیں۔ یہ کتاب ایسی مبارک احادیث پر مشتمل ہے، جو اہلِ توحید کے لیے مضبوط قلعہ کا کام دے سکتی ہے۔
دعا ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ مؤلف کو بہترین اعزازات سے نوازے اور اس کو ان کے لیے نجات اور ترقی درجات کا ذریعہ بنائے۔

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز مدظلہ العالی کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ وہ اس کتاب کی طباعت اور اشاعت میں مؤلف سے تعاون فرمائیں۔ انشاء اللہ اس کتاب کے ذریعے جہاں حق پرستوں کی حوصلہ افزائی ہوگی وہاں نفس و طاغوت، الحاد و زندقہ اور شرک و بدعت کے حامیوں کی پسپائی بھی ضرور ہوگی۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریاض راقم السطور نے یہ وضاحتی جملے، صاحب السماحۃ الاستاذ الشیخ عبدالعزیز بن باز کے دولت کدہ میں تحریر کیے، فضیلۃ الشیخ کا مسکن ریاض میں ہے۔ یہ شہر سعودی حکومت کا دارالسلطنت ہے جہاں سے اللہ کے فضل وکرم سے حدود الٰہیہ کے نفاذ کے لیے احکام جاری ہوتے ہیں۔

خالد بن عبدالعزیز و فہد بن عبدالعزیز۔ ان تمام مکارم حیات اور مساعی جمیلہ کا سہرا اسلام کے بطل جلیل الامام خالد بن عبدالعزیز اور ولی عہد الامام سمو الامیر فہد بن عبدالعزیز اور دیگر اعیان سلطنت کے سر بندھتا ہے، جن کی قیادت اور رہنمائی کی وجہ سے "سعودی حکومت" سعادتوں اور کامرانیوں کا مرکز اور مہبط ثابت ہو رہی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آل سعود کو اپنے اسلاف کی روایات کو ملحوظ رکھنے کی سعادت نصیب فرمائے، مزید فتح ونصرت سے نوازے اور اسلام کے عظیم جھنڈے کو بلند رکھنے کی توفیق سے سدا ہمکنار رکھے۔

آمین ثم آمین، ہزار بار آمین، اللّٰھم آمین، الٰہ العالمین آمین۔

دکتور محمد تقی الدین ہلالی مستند جرمن یونیورسٹی سنہ ۱۹۴۰ء

۲۴ رجب سنہ ۱۳۹۰ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله العلی العلیم والولی الحلیم المجید الحنان السمیع البصیر والرفیع الخبیر الحمید الحنان الخالق النافع والرزاق المانع ذی العدل والاحسان القابض الماجد والخافض الواجد ذی الفضل والامتنان و احسن الصلوٰت وافضل التحیات لاتمان الاکملان علی من اولی العرفان والبرهان والفرقان والقرآن ومثله معه من جوامع الکلم ومنابع الحکم والبیان والتبیان وعلی اٰله واصحابه الذین صعدوا المعارج الحق بالصدق والایمان والذین اتبعوهم باحسان من محدثی الاقطار وفقهاء الامصار والبلدان کیف لا وقد بلغوا الدین المتین من غیر تقلید وتاویل بالاسناد والاتقان۔

امابعد۔ ان چند سطوریں میں اہل البدع بدعتی گروہ کے بہتان، افترا اور کذب بیانی سے پردہ اٹھانا چاہتا ہوں جو وہ اولیاء اللہ کی محبت کا دعویٰ کر کے ان کے بارہ میں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ آج وہ اپنے عجمی نام کے ساتھ ہند و پاک میں معروف ہیں اور باوجودیکہ وہ دین میں غلو اور الحاد کے مرتکب ہیں (دعوے کرتے ہیں) او وہ اپنا نام اہل السنت والجماعت (گروہ احناف) رکھتے ہیں حالانکہ وہ یقیناً اہل السنت سے خارج اور بے شک حنفیہ کے دشمن ہیں جب کہ وہ ہر قسم کے شرک و بدعت میں بری طرح ملوث ہیں۔ غیر اللہ کی نذر اور قسم اٹھانا غیر اللہ کو پکارنا اور ان کی مدد طلب کرنا اور غیر اللہ سے حاجات طلب کرنا اسباب عادیہ کے علاوہ ان سے مدد طلب کرنا جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا اوڑھنا بچھونا ہے۔

مزید برآں نیک لوگوں کی قبروں پر جا کر قبر والوں سے حاجت برآری کرنا اور ان کو مصیبت کے دور کروانے کے لیے پکارنا اور اولیاء اللہ (نیک لوگوں) کے اسماء کے وظیفے کرنا تاکہ مصیبت سے نجات ملے اور منافع ہوں اور برکت کا حصول ہو۔

اہل ہوی کی خوش فہمیوں کا جائزہ - ان سطور میں ہم ان متجددین اور اہل ہوی کے مزعومات مفروضات اور رسومات کے سلسلے میں ایک جائزہ پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جن کے نعرے حجازی مگر کام اور لے سب عجمی ہیں، کتاب وسنت کا نام ضرور لیتے ہیں مگر کام اپنی مرضی کے کرتے ہیں، میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو" کے اصول پر چلتے ہیں جس کا قرآن حکیم نے بھی شکوہ کیا ہے۔

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ (بقرہ)

(تم اس قدر شوخ ہو گئے ہو کہ) جب بھی تمہارے پاس کوئی رسول، تمہاری اپنی خواہشوں کے خلاف کوئی حکم لے کر آیا، تم اکڑ بیٹھے۔

ان کی چائس اور پسند کا محور سر تا پا ذاتی ہے شرعی نہیں ہے، آباؤ اجداد کی راہ ان کو سب سے زیادہ پسند ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ (پ - البقرہ ع ۲۱)

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (حکم) اللہ نے نازل کیا ہے تم اس پر چلو تو جواب دیتے ہیں نہیں جی! ہم تو اسی راہ پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو چلتے ہوئے پایا۔

بلکہ اپنے بڑوں کو بھی بدنام کرتے ہیں، بدی خود کرتے ہیں نام ان کا لیتے ہیں بلکہ خدا کو بھی اسی کٹہرے میں لاکھڑا کرتے ہیں۔

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا (پ - الاعراف ع ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور (یہ) ایسے بے شرم ہیں کہ) جب کسی بے جا حرکت کے مرتکب ہوتے ہیں تو کہتے ہیں
کہ ہم نے اپنے بڑوں کو (بھی) اسی (طریقے) پر چلتے ہوئے پایا ہے اور (خود) اللہ نے
ہمیں اس کی اجازت دی ہے۔ سبحان اللہ عما یصفون!
یا آس پاس کی اپنی عجمی قوموں کی وہم پرستیوں پر جان چھڑکنے لگ جاتے ہیں۔
فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْکُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ
اِلٰهًا کَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ (پ۹۔ الاعراف ع ۱۶)
تو وہ ایسے لوگوں پر سے گزرے جو اپنے بتوں پر جمے بیٹھے تھے، (ان کو دیکھ کر بولے)
اے موسیٰ! جس طرح ان کے دیوتا ہیں ویسا ہی ایک دیوتا ہمارے لیے بھی گھڑ دیجیے!
ہمارے ہندی مسلمانوں کے بارے میں ایک مؤرخ نے کس قدر معنی خیز طنز اور انکشاف
کیا ہے وہ لکھتا ہے:۔
اگر ہندوستان میں "دین محمدی" نے اپنے کچھ اثرات چھوڑے ہیں اور یہاں کے مذہب
اور عقائد میں کچھ تبدیلی کی ہے تو اس سے زیادہ وہ خود یہاں کے تمدن اور مذہب سے
متاثر ہوا ہے۔ (تمدن ہند ص۵۵)
ایک اور مقام پر وہی صاحب لکھتے ہیں:۔
ہندوان سے اس قدر متاثر نہیں ہوئے جتنا یہ ہندو سے (ایضا ص۳۵۲)
یہ بات دراصل اسی ذہن اور پس منظر کا حاصل ہے، جس کا قرآن حکیم نے ذکر کیا
ہے کہ: یہ حق پرست بات کو تولتے نہیں، غیروں کے اوہام کی نقالی پر تل جاتے ہیں۔
ان ضعیف الاعتقاد عوام اور عامیانہ ذہن کے بعض سطحی پڑھے لکھے لوگوں کا ایک
یہ بھی دستور ہے کہ: اسلام نے حق و باطل میں امتیاز کرنے کی جو "میزان" (قرآن وسنت) دی
ہے، اس سے کام کم لیتے ہیں، بلکہ
(۱) خوش فہمیوں کے چام کے دام چلاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) عقل و ہوش کے بجائے ہوائی جذبات کے ہاتھ میں اپنی زندگی کی باگیں تھما کر شرک و بدعت کے آتشکدہ میں کود جاتے ہیں اور پھر سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ انھوں نے آتشِ نمرود میں کود کر

ابراہیم کی حنیفیت کی تجدید کر ڈالی ہے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

این مدعیان در طلبش بے خبرانند
کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیاید

توحید کا منہ چڑا کر، سنت پر بوجھ بن کر اور اسلاف کی راہ چھوڑ کر بھی یہ ڈینگیں مارنا کہ ہم ہی "اہل السنۃ والجماعۃ" ہیں بہت بڑی بے خبری کی بات ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ انھیں یہ بھی معلوم نہیں کہ "اہل السنۃ والجماعۃ" کے معنی کیا ہیں؟

سنت سے مراد، رسول کریم فداہ ابی و امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ ہے اور جماعت سے مراد، جماعتِ صحابہ ہے۔ یعنی وہ لوگ جن کا اوڑھنا بچھونا سنتِ رسول اور ان کی تنظیم، جیسی تنظیم صحابہ ــــ اب آپ خود غور فرمائیں کہ، جن دوستوں کو سنت سے زیادہ بدعت اور تجدد عزیز ہو اور جن کو صحابہ سے زیادہ پیشہ ور پیر پیارے ہوں، وہ اس مبارک نام کے کس طرح حقدار ہو سکتے ہیں؟ گو ہم یہی چاہتے ہیں بلکہ ہماری دعا یہ بھی ہے کہ وہ اسی مبارک حلقہ میں شامل ہو جائیں اور صحیح معنی میں "اہل السنۃ والجماعۃ" بن جائیں۔ تاہم ہمارے چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔

اہل سنت والجماعۃ کے نام کی حقیقت: آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ، عقائد نسفیہ کے عظیم شارح حضرت امام سعد الدین تفتازانی اپنی شہرۂ آفاق کتاب "شرح عقائد" میں لکھتے ہیں کہ "اہل السنۃ والجماعۃ" کا نام اس وقت پڑا جب اہلِ بدعت اور متجددین کی شرارتوں کا بازار گرم ہوا اور بزرگوں نے اس سنت کے حوالوں سے ان پر گرفت کی جس پر سے صحابہ کرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کاروان گزرا۔

وترك الاشعری مذهبه واشتغل هو ومن تبعه بابطال رای المعتزلة واثبات ماورد به السنة ومضی علیه الجماعة فسموا اهل السنة والجماعة (شرح عقائد معروف)

جن اہل الضلال اور اہل البدعۃ کی وہم پرستانہ اور متجددانہ لن ترانیوں کے جواب میں اسلاف نے سُنّت اور صحابہ کے طرزِ عمل" پر اصرار کی وجہ سے"اہل السنۃ والجماعۃ" کا نام پایا، اسی نام کا سرقہ اب وہی لوگ کریں جن کو بدعت ایمان سے عزیز ہو، جو سنت سے چڑتے اور صحابہ کے مسنون طرزِ عمل سے بدکتے ہوں، مقام حیرت ہے۔ نحن ابناء الله واحباؤہ کس مُنہ سے؟ غور کیجیے! جن دوستوں کو حق تعالیٰ کے باب عالی کی نسبت غیر اللہ کے آستان زیادہ عزیز ہوں تو جہاں کتاب اللہ کی تلاوت سے زیادہ طبلے کی تھاپ پر قوالیاں پیاری ہوں، جو کر مفرما اپنی بیتا بیتا خدا کے حضور پیش کرنے کے بجائے مقابر کے باسیوں سے کہنے میں زیادہ لطف محسوس کرتے ہیں جن مدعیان عشق کو محبوب برحق" کی جناب میں نذرانے نذر کرنے سے زیادہ دوسروں کی بارگاہ میں نذرانے نذر کرتے ہوئے طمانیت محسوس ہوتی ہو۔ جو ذات کریم شہ رگ سے نزدیک تر ہے اس کو خود ہی ایوان عالی کی چوٹی پر بٹھا کر خود کو خود ساختہ سیڑھیوں کے دور و دراز سفر میں کھپا دینے کو "خدا یابی" تصور کرتے ہوں، جو ذات والا دور و نزدیک سب کی سنتی، قدرت رکھتی اور اس سے دلچسپی بھی رکھتی ہے، اس کو پکارنے پر تو دل نہ جمے لیکن اس کے نام پر اہل تبور کو حضور قلب کے ساتھ پکارتے ہی جن کا دل تھم جائے۔ اس پر بس نہ کیجیے! بلکہ یوں بھی غور فرمائیے! کہ جن کا یہ معاملہ خدا تک محدود نہ رہا ہو بلکہ عباد اللہ (بندگان خدا) کے سلسلے میں بھی زبان درازی جن کا شعار رہا ہو، توحید و سنت کے عشاق سے بغض و عناد رکھنا جن کی دینداری کا طول و عرض ہو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوتِ حق کے جرم میں ائمہ اہل السنۃ کو کوسنا جن کا دستور قرار پا یا ہو، شیخ الاسلام اور امام کبیر امام ابن تیمیہؒ، عظیم محقق امام ابن القیم، عصر حاضر کے عظیم مجدد، وادی نجد کے بندۂ حنیف، شرک و بدعت کے خلاف سیف براں شیخ الاسلام حضرت امام محمد بن عبدالوہاب اور شہیدانِ بالاکوٹ کے سرخیل شاہ محمد اسمٰعیل شہید فی سبیل اللہ جیسی عظیم المرتبت ہستیوں کے خلاف جنھوں نے تبرا بازی اور دشنام طرازی کو یوں کارِ ثواب تصور کر لیا ہو جیسے ابن سبا کی ذریت نے خلفائے راشدین کے حق میں زبان درازی کو اجر و ثواب کا موجب سمجھا ہے ___ افسوس! وہی بدنصیب اس امر کے بھی مدعی ہوں کہ وہ خدا کے قدردان بھی ہیں اور اہل السنۃ والجماعۃ کے مبارک لقب کے اہل بھی، تو اس پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ کہ یہ خدا کی شانِ بے نیازی کی ہی بات ہے۔

حق تعالیٰ ان قدرناشناسوں کی ذہنی پستیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يَآ أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ

مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ (رکوع ۱۰ - الحج ۲۲)

لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے تو اس کو کان لگا کر سنو! کہ خدا کو چھوڑ کر جن کو تم پکارتے ہو، اگر وہ سب کے سب اکٹھے بھی ہو جائیں تو ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکیں گے (پیدا کرنا تو کجا) اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے جائے تو اس کو اس سے وہ چھڑا بھی نہ سکیں گے، (کیسے) بودے یہ (بت) جو (مکھی کے) پیچھے پڑیں (اور اس کو پکڑ بھی نہ سکیں) اور (کیسی) بودی (بیچاری مکھی) جس کا پیچھا کیا جائے (اور پھر بھی ہاتھ نہ آئے۔ افسوس!) انھوں نے شایانِ شان خدا کی قدر نہ پہچانی۔

مگر بایں ہمہ دعویٰ یہ ہے: نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ؛ اللہ فرماتا ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ رپ - الاعراف ع ۳)

ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو (اپنا) دوست بنا لیا ہے اور (بایں حماقت) وہ سمجھتے ہیں کہ وہ راہِ راست پر ہیں۔

یعنی جو اس شیطانی راہ سے مانوس ہو کر رہ گئے ہیں، وہی احمق یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ صراط مستقیم پر بھی وہی چل رہے ہیں۔ بہر حال اسلام کا حاصل یہ ہے کہ تم حنیف ہو، اس یکسوئی میں جو چیز بھی حائل ہو اسے راستہ سے ہٹا کر دم لو اور خدا تک پہنچنے کے لیے وہ چال چلو، جو پیارے نبی چلے ــــ کتاب و سنت کی یہ وہ دو شمعیں ہیں، صحابہ جن کے پروانے رہے، یہی رنگ تم میں بھی خدا دیکھنا چاہتا ہے۔

شرم تم کو مگر نہیں ۔ ہمیں ان مدعیوں کے اس انداز بیان سے سخت اختلاف ہے کہ انھوں نے جب بھی مجددین امت اور ملت اسلامیہ کے مصلحین کا ذکر کیا ہے۔ ان کی شان میں نازیبا زبان استعمال کی ہے، ان کو فاسق کہا، فاجر کہا، مرتد بتایا، ان کے ساتھ علیک سلیک اور شادی بیاہ کو حرام اور ناجائز کہا۔ وہ کہتے ہیں کہ شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلویؒ، مولانا نانوتویؒ، فاضل گنگوہیؒ، علامہ عثمانیؒ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا تھانویؒ، مولانا محمد شریف گھڑیالویؒ لکھوی بزرگ سوہدرویؒ اور غزنوی اکابر جیسی یگانہ روزگار ہستیوں کے ساتھ میل جول جائز نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ پھر بتایا جائے، اور کون لوگ ہیں جن کے نقش قدم پر چل کر صراط مستقیم تلاش کی جا سکتی ہے؟

ع کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا ؟

حرمین شریفین کے عظیم رہنما، بیت اللہ کے خطیب، اور مسجد نبوی کے جلیل القدر امام کے سلسلے میں جو جو سوقیانہ زبان اور فتوے انھوں نے استعمال کیے ان کو سن کر اور پڑھ کر مارے شرم کے ہماری گردنیں جھک گئیں۔ کیا اپنے ان معزز مہمانوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ یہ معاملہ مناسب تھا، جو خود تشریف نہیں لائے تھے، بلکہ ان کو بلایا گیا تھا۔ اور یہ اس سعودی حکومت کے نمائندہ تھے، جن کے خوانِ یغما کا سارا پاکستان خوشہ چین ہے۔

علمی اختلاف کی بات ہو تو علمی زبان میں اس کا اظہار ممنوع نہیں بلکہ اسلام کی عطا کردہ دولت "حریتِ فکر" کا ایک حصہ ہے، لیکن اس کا مکروہ استعمال بہرحال کسی بھی مکتبِ فکر کے نزدیک مستحسن فعل نہیں ہے۔ ہم ان سے مؤدبانہ درخواست کریں گے کہ وہ اپنے "جاہلی افکار و رسومات" پر نظر ثانی کریں جن کے مٹانے کے لیے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ اگر یہ توفیق ابھی نہیں پائی تو کم از کم متانت اور علمی شائستگی کو ملحوظ رکھنا ایک ایسا انسانی اخلاق ہے، جس کے سلسلے میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ خاصکر ایک معتدبہ جماعت کے رہنماؤں کے سلسلے میں مزید احتیاط کو ملحوظ رکھنا اور ضروری ہوتا ہے۔

حرمین شریفین کے دونوں جلیل القدر امام جب پاکستان میں تشریف لائے تو ملک کے سوادِ اعظم نے ان کا والہانہ استقبال کیا بالخصوص پاکستان کی جماعت اہلِ حدیث نے ان کی راہوں میں اپنی آنکھیں بچھائیں۔ ان کے نزدیک یہ دونوں رہنما توحید و سنت کے عظیم سپاہی، بطلِ جلیل، مجاہد اور غازی ہیں، اللہ تعالیٰ کے گھر اور مدینۃ النبی کی خدمت کا جو شرف ان کو حاصل ہے وہ ان کے لیے ایک بہت بڑا اعزاز تصور کرتی ہے اور اسے خدا کی دین سمجھتی ہے کہ اللہ نے ان کو مقاماتِ مقدسہ کی خدمت کے لیے چن لیا اور ان بابرکت شخصیتوں کے ہاتھوں کفر و شرک اور بدعت کے جھنڈے سرنگوں اور توحید و سنت کے علم بلند ہوئے۔ جزاھما اللہ عنا وعن سائر المسلمین۔ آمین۔

وجہِ تالیف ۔ جیساکہ شروع میں ہم نے ذکر کیا ہے، ان سطور کے لکھنے سے غرض صرف یہ ہے کہ اہلِ حق اور اہلِ ہویٰ، اوہام پرست مگر قابلِ رحم بدعتی اور متجددین کے تعامل،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محرکات اور نتائج سے خلقِ خدا کو آگاہ کیا جائے تاکہ ہماری طرف سے ان پر اتمام حجت ہو جائے اور جن کو اپنی آخرت عزیز ہے، وہ سنبھل جائیں وما توفیقی الا باللہ۔

نام کا مغالطہ۔ ہر دور میں یہ وبا عام رہی ہے کہ، کام کیسے ہوں، بہرحال نام بڑا چلبلا، معنی خیز، جاذب اور فکر انگیز رکھتے ہیں، اگر کام نام سے ہم آہنگ نہ ہوں تو نام ایک ایسا فریب بن جاتے ہیں، جن کی تہوں میں ایسی گندگی اور غلاظت پناہ لے کر پرورش پانے لگ جاتی ہے، جس سے ان کے مستقبل میں ایک مکروہ عفونت پیدا ہو جاتی ہے کہ ملائکہ اور آخرت دونوں ان سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔

فتخرج کانتن ریح جیفۃ (رواہ النسائی)

پس متعفن مردار کی طرح وہ (بدروح) بدبو دار ہو کر نکلتی ہے۔

حق تعالیٰ فرماتے ہیں، ان ناموں میں کیا دھرا ہے، یہ تو ان کی شامک ٹوئیوں اور نفسانی خواہشات کا حاصل ہیں۔

اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ رپ۔ النجم ع)

یہ (بت) تو نرے نام ہی (نام) ہیں جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے (اپنی طرف سے) رکھ لیے ہیں، خدا نے تو ان کی کوئی سند نہیں اتاری یہ لوگ تو بس اٹکل اور نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں۔

اسی طرح ان باطل فرقوں نے اپنی غیر عقلی رسومات، مضحکہ خیز فکری اور عملی تعامل اور علم و ہوش سے دور اپنے شب و روز کو گوارا بنانے اور اپنے عوام کو مطمئن رکھنے کے لیے اپنے دلچسپ ناموں کی اختراع کرتے ہیں ع برعکس نام نہند زنگی کا فور' کی یاد تازہ کرتے ہیں، کہیں حزب الاحناف، کبھی اہل السنۃ والجماعۃ اور کبھی انجمن غلامان مصطفیٰ' جیسے مبارک ناموں کا سر ذکر کے اپنی نرالی دکان کی رونق بڑھاتے ہیں۔ چنانچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کسان بھر کیلیے اور سحر خیز ناموں کی آڑ کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو عوام اور خواص ان ناموں کے دائرہ میں داخل ہو جاتے ہیں وہ شیخ چلی اس بہشتی دروازہ سے داخل ہو کر فرضی بہشت میں جا دھمکتے ہیں جہاں پہنچ کر اپنے افکار اور اعمال پر نظر ثانی کا داعیہ مر جاتا ہے ۔ اس لیے ہم ان دوستوں سے درخواست کریں گے کہ اپنے خود ساختہ ناموں کی ساحری سے مسحور ہو کر اپنے روحانی مستقبل کو تاریک بنانے سے پرہیز کریں اور قرآن و حدیث اسلاف صحابہ اور ائمہ تابعین کے تعامل کی روشنی میں پھر ایک دفعہ اپنے عقائد اور اعمال کا جائزہ لیں ۔ کیونکہ ابھی وقت باقی ہے ، جب آنکھیں بند ہو گئیں تو پھر شاید معذرت کا وقت بھی ہاتھ سے نکل جائے ۔ شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے ۔

کنونت کہ دست است خارے بکن
دگر کے بر آری تو دست از کفن

یعنی ابھی ہاتھوں میں سکت ہے گڑے ہوئے کانٹے نکال لے ۔ جب مر گئے تو کفن سے ہاتھ نکالنے کی نوبت پھر کہاں ۔

دیکھیے صاحب! یقین کیجیے! خدا آپ کی سنتا ہے ، اس کا در چھوڑ کر دوسرے کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیے! نفع و ضرر اسی کے ہاتھ میں ہے ، کسی غیر سے اس کی آس لگا کر توحید کو داغدار نہ کیجیے! جو لوگ قبروں میں جا کر آسودہ خواب ہیں ، آپ کو بھی کل وہاں پہنچنا ہے ۔ یہ دنیا ویران دنیا ہے وہاں کے لیے کچھ کر کے جائیے! یہ عبرت کی جا ہے اسے دیکھ کر عبرت پکڑیئے ۔ ان کو پکار پکار کر اپنے اس سفر کو مزید بوجھل نہ بنایئے ۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں ایسا مبارک نام جس سے تبرک حاصل ہو سکتا ہے وہ صرف خدا کا نام ہے :-

تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (سورۃ رحمٰن ع ۳)

آپ کے پروردگار کا نام بڑا بابرکت (نام) ہے (اور وہ بڑی) عظمت والا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درگزر پیدا احسان کرنے والا ہے۔

پھر ادھر ادھر کے ناموں کی مالا جپنے سے کیا حاصل؟

بزرگوں کی یاد مبارک یاد ہے مگر صرف اس طرح کہ ان کی طرح راہِ حق پر گامزن رہنے کا سبق حاصل کریں۔ لیکن بایں ننگ و نام ان کی یاد منانے کے لیے خصوصی تقریبات کا اہتمام؛ تو یہ ان عظیم ہستیوں کے پیارے ناموں کے ظالمانہ استحصال کی ایک بری مثال ہے۔ دین نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تقریبات

ع نشستند و گفتند و برخواستند

کے سوا اور کچھ نہیں رہیں۔ بلکہ یہ ان کے روحانی تقدس کے علی الرغم ایک عجمی میلے بن کر رہ گئی ہیں۔

حضور رسول رب العلمین سے پوچھا جاتا ہے کہ حضور! درود پڑھنے کا حکم ہے فرمائیے! وہ درود و سلام کیا ہوتا ہے اور کس طرح پڑھا جاتا ہے؟ آپ نے وہ درود شریف بتایا جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ کیا حضور کے درود سے بہتر آپ کو اپنا درود زیادہ عزیز ہے؟ پھر کیا وجہ ہے، اسے چھوڑ کر آپ نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی تانیں چھوڑنا شروع کر رکھی ہیں۔ پھر حضور کا ارشاد ہے کہ مجھ پر درود پڑھا جائے، آپ درود پڑھنے کے بجائے درود گاتے ہیں۔ کیوں؟ آپ کا کیا خیال ہے رسول پاک بھول گئے ہیں یا حضورؐ سے بھی زیادہ آپ راہِ ہدایت پر ہیں؟

درود شریف کا ورد عظیم ورد ہے لیکن غیر مسنون طریقے سے (رسول کے بتائے ہوئے طریقے سے ہٹ کر) درود پڑھ کر آپ اس کی فضیلت کو ناحق غارت کیے جا رہے ہیں —— کیا آپ کو اس پر دکھ نہیں ہوتا؟

اللہ کا حکم ہے کہ نبیؐ امی کی مبارک زندگی اور اسوۂ حسنہ کا تتبع کریں، اس کی ہو بہو تصویر پیش کریں اور ان کے قدم بقدم چلیں، لیکن آپ اس مخمصہ میں پڑ گئے ہیں کہ حضور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر مبارک میں اس دنیوی زندگی کے ساتھ آرام فرما ہیں یا اگلی دنیا میں جاکر وہاں کے مناسب حال جیتے ہیں۔ ان باتوں میں پڑکر آپ ناحق پیچ و تاب کھا رہے ہیں۔ یقین کیجیے! آپ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اخروی سرفرازی اور حیاتِ طیبہ کا جتنا اور جیسا کچھ کوئی تخیل اور تصور قائم کرسکتے ہیں، خداکے ہاں وہ اس سے بھی کہیں بلند مقام پر فائز ہیں۔ اس لیے ان امور میں پڑے بغیر آپ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگے جانے کی کوئی طرح ڈالیں، کیونکہ یہی اللہ کا آپ سے مطالبہ ہے اور یہی انداز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد کو تازہ رکھنے کا ایک مسنون طریقہ بھی ہے۔ خدارا اس کے بجائے ان امور کو صرف گن گن کر اور گن گن کے دوسروں کو تبرا تولنے کا ذریعہ نہ بنائیں۔ اس پاک نام کا یہ کس قدر غلط مصرف ہے کہ نامِ محمدؐ پر دعاؤں کو رواج دینے کے بجائے مجددینِ امت کو گالیاں دینے کے لیے اسے بہانہ بنایا جاتا ہے؟

اللہ کا ارشاد ہے کہ:۔

فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ۔

(اے پیغمبر ان سے کہہ دیجیے کہ) پھر تم میرا اتباع کرو، اللہ تم کو اپنا پیارا بنا لے گا۔

مگر آپ اس جھگڑے میں پڑے ہیں کہ حضورؐ نور تھے یا بشر؟ کیا صحابہ اور تابعین نے بھی کبھی اس انداز سے سوچا تھا؟ اصل میں آپ سے متعلق یہ بات تھی ہی نہیں، آپ سے متعلق یہ بات تھی کہ: یوں جینے کی کوشش کرو، جس طرح انھوں نے پاک زندگی گزاری۔ لیکن آپ نے بات ہی ساری الٹ دی ہے۔ جس بات کا آپ سے تعلق نہیں تھا، آپ نے اس کو اپنی ذمہ داری تصور کرلیا اور جو آپ کی ذمہ داری تھی، اس کا احساس ہی نہیں کیا۔ اگر آپ غور فرمائیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے کہ: اس گھپلا میں شیطان آپ کو الجھا رہا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ زبانی کلامی دنگل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائے رکھیں اور جو کرنا ہے اس کی طرف آپ کا ذہن جانے ہی نہ پائے۔ شیطان یہ نتیجہ بھی دینا چاہتا ہے کہ: اگر آپ یہ مان لیں کہ پیغمبر انسان نہیں، نور تھے، تو آپ سے ان کو دیکھ دیکھ کر چلنے کا مطالبہ ہی عبث ہو جائے گا۔ کیونکہ جب دونوں میں مماثلت ہی نہیں رہتی تو پھر "ہم رنگ و ہم سفری" کے کیا معنی؟ گویا کہ شیطان چاہتا ہے کہ کسی بہانے حضور سے آپ کا تعلق ٹوٹ جائے اور "ادھر تم ادھر ہم" کی سان پر بات چڑھ کر امتی اور نبی کے درمیان بے تعلقی کو قانونی جواز حاصل ہو جائے۔

اہلِ بدعت کے دس مسائل

اب ہم ان دوستوں کے ان بنیادی مسائل کو ایک ایک کر کے آپ کے سامنے رکھتے ہیں جو ان کے سارے شور و غوغا کی اساس ہیں۔ اس کے بعد آپ سے ہم یہ درخواست کریں گے کہ آپ غور فرمائیں کہ ان میں سے وہ کون سا مسئلہ ہے جس کے بغیر کاروانِ حیات رُک جائے گا یا عہدِ حاضر کو درپیش مسائل کی کوئی دوا ضائع ہو جائے گی؟ امید ہے پورے غور و فکر کے بعد بالآخر آپ اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ: فی سبیل اللہ فساد کی اگر کوئی واضح مثال ہو سکتی ہے تو انہی لا حاصل مسائل کے سلسلے میں انہی دوستوں کی یہی کھینچا تانی ہے جس نے خواہ مخواہ اور بلا وجہ "ملت اسلامیہ" کے شیرازہ کو نقصان پہنچایا ہے اور اتفاق و ائتلاف کے واضح امکانات کو سخت دھچکا لگا ہے۔

اجمالی فہرست۔ پہلے ان کی اجمالی فہرست ملاحظہ فرمائیں جن کی وجہ سے یار دوستوں نے برادران اسلام کی سر پھٹول کو جہاد کا درجہ دے ڈالا ہے۔

۱۔ اللہ کے نبی صرف نور ہیں۔

۲۔ رسولِ خدا غیب جانتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ پیغمبرؑ خدا فریاد رس ہے۔
۴۔ شخصیتوں کا وسیلہ پکڑنا چاہیے۔
۵۔ اولیاء کے مزارات پختہ اور فلک بوس ہوں۔
۶۔ اہل قبور کے حضور نذر نیاز پیش کیا جائے۔
۷۔ مسئلہ حیات النبیؐ۔
۸۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ، ابن قیم اور محمد بن عبدالوہاب ان کو نہیں بھاتے۔
۹۔ عید میلاد النبیؐ
۱۰۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی ندائیں

خدا کے نام کا واسطہ دے کر ہم قارئین سے پوچھتے ہیں کہ آپ خدا کو حاضر ناظر کر کے بتائیں کہ :

کیا ان میں آپ کو ایک بھی ایسا مسئلہ دکھائی دیتا ہے جس میں ساری دنیا الجھی ہوئی ہے ؟ یا جن مسائل کی بنیاد پر قوموں کے ملی سیاسی اور معاشرتی نظام تشکیل پا رہے ہیں یا تبدیل ہو رہے ہیں ؟ ان میں سے کسی ایک بات کا بھی کسی گوشہ میں ذکر ملتا ہے ؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ان سے جا کر کوئی کہے کہ :

جناب ! آنکھیں کھولیے ! دنیا بہت بدل گئی ہے۔ آپ ابھی صدیوں پہلے کے جہان میں بس رہے ہیں، حالانکہ دنیا کہیں آگے نکل گئی ہے۔ فکر و عمل کے لیے مناسب میدان تلاش کیجیے اور دنیا جس مخمصہ میں پڑی کراہ رہی ہے اس سے نکلنے کے لیے اس کو مصطفوی رہنمائی مہیا کیجیے ! اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

۱۔ اللہ کے نبی صرف نور ہیں۔ اوہام پرست گروہ نے یہ اعتقاد گھڑ لیا ہے کہ اللہ کے نبی انسان نہیں تھے، صرف نور تھے۔ دلیل ؟ بس اتنی سی بات کہ : بشر جیسے کچھ ہیں سب کے سامنے ہیں، اس کے بعد حضورؐ کو بشر کہنے کا حوصلہ نہیں پڑتا ــــ ہم کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم داغدار بشر کی بات کرتے ہو، ہم انسان کی کرتے ہیں، اس انسان کی جو مسجودِ ملائکہ تھا اس بشر کی جس کی تشریف آوری کے لیے زمین و آسمان وما بینھما کو تخلیق کیا گیا۔ اس آدم کا جس کی طرف سے رب العالمین نے خود دفاع کیا۔ اس خاک کے پتلے کی جس کو خدا نے خلافت ارضی کے لیے تجویز فرمایا، اس آباد گر کی جس میں زمین و آسمان پر کمندیں ڈالنے کی استعداد رکھی — اور اس خاکی انسان کی، خدا کے بعد جس کا مقام ہے — فرمائیے! اس پر آپ کو کیا اعتراض ہے؟ بہرحال حق تعالیٰ کے ایسے تشخیص کردہ انسان کے خلاف ہمارے نزدیک حق تعالیٰ کے انتخاب پر ایک گستاخانہ نکتہ چینی ہے۔ جس سے اگر ایمان کے غلط متاثر ہونے کا اندیشہ کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعلق اولادِ آدم سے ہے۔ چنانچہ آپ نے نسلاً بعد نسلٍ یوں منتقل ہوتے آنے کا خود ذکر کیا ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ آپ جناب عبداللہ اور حضرت آمنہ کے گھر پیدا ہوئے اور آپ کی اس تاریخ پیدائش کا سن یہ لوگ خود بھی بیان کرتے ہیں بلکہ اس دن کا نام "میلاد النبی" رکھ کر ایک عید سعید بھی مناتے ہیں۔ جناب آمنہ کے پیٹ میں جتنا عرصہ رہے، ان کی برکات پر لیکچر دیتے ہیں، یہ سب باتیں اس امر کی غماز ہیں کہ ایک محمد بن عبداللہؓ کی حیثیت سے آپ کا جناب عبداللہ کے گھر میں پیدا ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اس کے بعد بھی آپ کی انسانیت سے بدکنا کچھ اچھے ذوق اور اونچے ہوش کی بات معلوم نہیں ہوتی۔

آپ کے ذکر خیر میں تمام کتب احادیث، تاریخ اور بریلوی کرمفرماؤں کی تقریبات سیرت میں یہ بات کھول کھول کر بیان کی گئی ہے کہ: آپ مدتوں بھوکے رہے، سردرد، بخار ہوا، شادی بیاہ کیا، آل اولاد ہوئی، دوسرے بشری لوازمات کے سارے عوارض آپ پر طاری رہے۔ کیا ایسے امور کسی نوری مخلوق کو لاحق اور عارض ہوتے ہیں؟

قرآنی تصریحات۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بشریت سے کفار کے اعتراض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بدکہنے کے باوجود اللہ کا بار بار یہ اعلان کرنا کہ: رسول خود انہی میں سے ہیں (رَسُوْلاً مِّنْهُمْ ، البقرہ ۱۲۹ - رَسُوْلاً مِّنْكُمْ تم میں سے رسول ، البقرہ : ۱۵۱- تمہاری جانوں میں سے رسول رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ آل عمران ۱۶۴، رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ التوبہ ۱۲۹ - ان میں سے رسول رَسُوْلاً مِّنْهُمْ ، الجمعة : ۲ میں تمہاری طرح کا بشر ہوں ، هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلاً ، اسریٰ : ۹۳- میں تمہاری طرح کا ہی بشر ہوں ، اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ، الکھف : ۱۱۰

احادیث پاک - کھجوروں کو پیوند لگانے والی حدیث میں ہے : میں تمہارے جیسا ایک انسان ہی ہوں انما انا بشر مثلکم - مسلم ص۲۶۴ ، ابن ماجہ ص۱۸۱ ، مشکوٰۃ ص۲۸- میں ایک انسان ہوں - ظن وگمان میں خطا وصواب کے دونوں پہلو رکھتا ہوں : فانما انا بشر وان الظن یخطی ویصیب ابن ماجہ ص۱۸۱ - بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو : انسی کما تنسون - مسلم ص۲۱۳

اگر حضور صادق القول ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر آپ کا یہ فرمانا کہ میں تمہاری طرح ہوں ، ضرور حقیقت پر مبنی ہوگا ، اب یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے کہ : خود آپ لوگ کیا ہیں ، انسان یا کچھ اور؟

ہمارے نزدیک ہم میں اور رسول پاک میں نوعی دوئی پیدا کرنا اسلام دشمن طاقتوں کا نتیجہ ہے ، جس کا شکار ہمارے بعض دوست ہو جاتے ہیں - قرآن وحدیث کے اس اعلان کے بعد کہ آپ اپنے ابنائے جنس کی طرف مبعوث ہوئے ہیں ، یہ اعلان کرنا کہ حضورؐ اس نوع سے تعلق نہیں رکھتے جس کی طرف وہ مبعوث ہوئے ہیں ، اس بات کو متلازم ہو جاتا ہے کہ انسان آپ کا کلمہ پڑھنے اور آپ کی رسالت اور بعثت کا انکار کرنے کا حق رکھتے ہیں - گویا کہ انبیاء کی بعثت کی تکذیب ، بشریت انبیاء کے انکار کا بالکل قدرتی اور سائنٹیفک نتیجہ ہے - اب یہ بات خود سوچیں کہ حضورؐ کی بشریت کا انکار کر کے آپ رحمۃ للعالمین کو خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں یا آپ کی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالت اور بعثت کی تکذیب کے سامان کرنے لگے ہیں، کیونکہ جب آپ انسان نہ رہے تو انسانوں کی طرف آپ کی بعثت جائز نہ رہی۔

آیات اور احادیث میں "تمھاری طرح یا تمھاری مثل" کے الفاظ آئے ہیں۔ ان سے اعمال، کردار اور افکار میں مثلیت مراد نہیں ہے کہ جیسا کہ دوسرے انسان ہیں وہ بھی ویسے ہی ہیں بلکہ اس سے مراد صرف "نوعی مماثلت" ہے کہ وہ صرف انسان ہونے کے اعتبار سے ہماری طرح انسان ہیں باقی رہی یہ بات کہ وہ اپنے اعمال کردار اور شب و روز کے اعتبار سے بھی ہمارے عام انسان کی مانند ہوں، غلط ہے، "چہ نسبت خاک را با عالم پاک" ۔ جو لوگ اس فرق کو نہیں سمجھتے ان کو آپ کو "ہماری طرح کا انسان" کہنے سے وحشت ہوتی ہے۔ اگر یہ بات ہے تو واقعی یہ بات غلط بھی ہے اور گستاخانہ بھی۔

۲۔ آپ حاضر و ناظر اور عالم الغیب تھے۔ ان سادہ لوح خوش فہموں کی ایک اور سنیے! کہتے ہیں کہ رسول پاک ہر جگہ حاضر و ناظر اور عالم الغیب ہیں، دنیا میں بھی اور دنیا سے باہر بھی۔ آپ فرمائیں گے کہ اس کی دلیل؟ صرف یہ کہ فلاں فلاں وقت آپ نے فلاں غیب کی بات بتائی تھی!

صحیح یہ ہے کہ ہمارے یہ کرمفرما بات نہیں سمجھے، کیونکہ حاضر و ناظر اور عالم الغیب وہ ہوتا ہے، جس کی اپنی ذاتی خصوصیت کی بنا پر تمام ظاہری و معنوی حجابات منتفی ہوں اور تمام حقائق پر وہ بالخاصہ مطلع ہو، یہ وہ بات ہے جس کا وزن یہ مدعی بھی محسوس کرتے ہیں، اس لیے آپ کے ان خواص کو "عطائی" کہتے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے فیضان کی ارزانی کا یہ قدرتی نتیجہ ہے، ورنہ قرآن کا ارشاد ہے کہ:۔

مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْإِيْمَانُ (پ۲۵۔ الشوریٰ ع۵)

آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا چیز ہے اور نہ ایمان (کہ یہ کیا شے ہے؟)

فرمایا: بلکہ یہ سبھی کچھ اللہ کی رہنمائی کا حاصل ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا (شوریٰ ع)

گویا کہ جتنا ہے وہ عطائی ہے یعنی خدا کے تبلانے پر آپ کو معلوم ہوا ورنہ پہلے آپ کو اس کا علم نہیں تھا۔ اگر اس کے باوجود آپ کو حاضر ناظر اور عالم الغیب کہنا ضروری ہے تو پھر اور جس جس شخص کو حضورؐ کے بتانے پر جتنا کچھ پتہ چلتا گیا اس اس کو بھی عالم الغیب کہا جائے۔

بہر حال یہ بات کہ اللہ کے سوا اور کوئی حاضر ناظر نہیں اور نہ کوئی عالم الغیب ہے اس کلیہ اور فارمولے میں سب انبیا کا نام آجاتا ہے۔

قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام غیب نہیں جانتے تھے۔ اس میں کوئی استثناء نہیں ہے۔ آپ ذرا حضرت آدم علیہ کے واقعہ کو دیکھیے۔ فدلهما بغرور شیطان نے ان کو دھوکے سے پھسلا دیا۔ (الاعراف ۲۲)

نوح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ولا اعلم الغیب میں غیب نہیں جانتا۔ (ھود: ۳۱)

حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ نکرهم واوجس منهم خیفة۔ (ھود: ۷۰)

حضرت لوط علیہ السلام۔ ولوطا سیئ بهم (ھود: ۷۷)

حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ انی انست نارًا (طٰہٰ: ۱۱) ولی مدبرًا ولم یعقب (النمل: ۱۰) فاوجس فی نفسه خیفة موسی (طٰہٰ: ۶۷)

حضرت داؤد علیہ السلام۔ ففزع منهم (ص: ۲۲)

حضرت زکریا علیہ السلام۔ انی یکون لی غلام (مریم: ۸)

حضرت عیسٰی علیہ السلام۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم (المائدہ: ۱۱۷)

اور اسی طرح تمام انبیاء کرام علیہم السلام فرماتے ہیں۔ قالوا لاعلم لنا (المائدہ: ۱۰۹)

حضرت عزیر علیہ السلام۔ لبثت یوما او بعض یوم (البقرۃ: ۲۵۹)

اور اصحاب کہف۔ لبثنا یومًا او بعض یوم (الکہف: ۱۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرشتے کہتے ہیں۔ لا علم لنا الا ما علمتنا (البقرۃ: ۳۲)
اور اسی طرح جن کہتے ہیں۔ ان لو کانوا یعلمون الغیب (سبا: ۱۴)
اور اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں۔ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب (انعام: ۵۰)
اور فرماتے ہیں۔ قل لا املک لنفسی نفعاً ولا ضرًا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء (الاعراف: ۱۸۸)
ترجمہ: اے حضورؐ فرما دیجیے کہ میں اپنے نفس کے نفع ونقصان کا بھی مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے۔ اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے کوئی مصیبت نہ پہنچتی۔
اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قل ما کنت بدعا من الرسل وما ادری ما یفعل بی ولا بکم (احقاف: ۹) ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمھارے ساتھ کیا ہوگا۔
اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لا تعلمھم نحن نعلمھم (التوبۃ: ۱۰۱) ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے حضورؐ تو ان کو نہیں جانتا میں ہی جانتا ہوں۔
اور اس کے بعد ذرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زہر کھانے والی حدیث پر بھی غور کیجیے جو ابن ماجہ، سنن ابوداؤد ص۲۶۴، مستدرک ص۲۱۹، مشکوٰۃ ص۵۴۲ میں موجود ہے کہ اگر آپ کو علم ہوتا تو زہر کیوں کھاتے۔ اور
احادیث میں ہے۔ نبی کریم نے فرمایا کہ میرے پاس بعض باتونی آدمی مقدمے لے آتے ہیں اور مجھے اس کے مطابق فیصلہ کرنا پڑ جاتا ہے۔ الخ (مسلم ص۱۹۳) اگر آپ عالم الغیب ہوتے تو یہ معذرت نہ فرماتے۔
کھجوروں کو پیوند لگانے والی حدیث گزر چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ کا سفر میں ہار گم ہوگیا اور اس سے بڑی پریشانی ہوئی مگر آپ کو اس کا پتہ نہ چلا (بخاری ص۶۶۳، مسلم ص۱۶۱)

مدینہ میں ایک مسجد کی خادمہ خاتون کا انتقال ہوگیا، پھر تجہیز و تکفین ہوئی، اس کے بعد نماز جنازہ اور تدفین بھی عمل میں آئی مگر آپ کو کسی ایک بات کا علم نہ ہوا (مسلم ص۳۰۹)

حوض کوثر کے ذکر میں اس گروہ کا ذکر ہے جس کو آپ پہچان نہ سکے۔ (مسلم ص۳۴)

پیر جیلانیؒ۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص نبی کے عالم الغیب ہونے کا اعتقاد رکھتا ہے وہ کافر ہوجاتا ہے۔

من یعتقد ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعلم الغیب فھو کافر۔

(مرأۃ الحقیقہ ص۱)

ائمہ احناف۔ حضرت امام ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں کہ جو لوگ نبی کو غیب دان جانتے ہیں، حنفی اماموں نے ان کے کفر کی تصریح کی ہے:

صرح الحنفیۃ بتکفیر من اعتقد ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعلم الغیب (شرح شفا ص۲۶۹، موضوعات کبیر ص۱۱۹، شرح فقہ اکبر ص۱۸۵، اصابۃ علماء ص۲۴)

اگر نکاح میں گواہوں کے بجائے یہ کہہ دیں کہ میں خدا اور رسول گواہ بناتا ہوں تو احناف کے نزدیک وہ کافر ہوجاتا ہے کیونکہ اس نے نبی کو غیب دان تصور کیا ہے۔

یکفر لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعلم الغیب و ھو ما کان یعلم الغیب حین ما کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت (فتاویٰ قاضیخان ص۸۸۳، بحرالرائق ص۹۴، بزازیہ ص۳۲۵، خلاصۃ الفتویٰ ص۳۵۴)

جو شخص کہے کہ شائخ کی روحیں حاضر ہیں اور جانتی ہیں وہ کافر ہے۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ بزازیہ ص۳۲۶ بحر ص۱۲۵ مجموعہ ص۳۵

ائمہ احناف کی ان تصریحات کے بعد بالخصوص پاکستانی حنفی اوہام پرست طبقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر غور کر لینا چاہیے کہ وہ اس قسم کے نظریات قبول کر لینے کے بعد کہاں پہنچنے والے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ: علم غیب سے مراد اگر یہ ہے کہ وحی والہام کے بغیر جو حاصل ہو، وہ صرف خدا کا خاصہ ہے۔ اس میں خدا کی مخلوق میں سے کسی کو یہ دولت حاصل نہیں؛ جناب احمد رضا خاں بریلوی بھی یہی لکھتے ہیں کہ:

فالاول (ای علم الذاتی) مختص بالمولیٰ سبحانہ وتعالیٰ لا یمکن لغیرہ ومن اثبت شیئًا منہ ولو ادنی من ادنی من ذرۃ لاحد من العالمین فقد کفر واشرک (الدولۃ المکیۃ ص۱)

یعنی علم ذاتی اللہ سے خاص ہے، دوسرے کے لیے ذرہ سے کم تر از کم تر سے کم تر کا شائبہ بھی اگر کوئی شخص غیر کے لیے مانتا ہے تو وہ یقینًا کافر ومشرک ہے (احمد رضا خاں)

یہ بات بریلوی بزرگوں کے امام اور اعلیحضرت نے فرمائی ہے اس کو ضرور ملحوظ رکھیے تاکہ سند رہے۔

حضرت علی فرماتے ہیں کہ اللہ نے حبشہ میں ایک نبی مبعوث کیا تھا مگر حضور کو اس کا علم نہیں دیا گیا۔ بعث اللہ نبیا من الحبش وھو ممن لم یقص علیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اخرجہ الطبرانی)

اگر عطائی علم مراد ہے تو وہ بھی سارے کا سارا کسی دوسرے کے لیے محال ہے مولانا احمد رضا خاں فرماتے ہیں:۔

اور ہم عطائے الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع (خالص الاعتقاد)

ان دوستوں کے اعلیحضرت کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ "علم ما کان وما یکون" والا نظریہ بریلوی اور دوسرے اہل بدعت حضرات کا اصلی نظریہ نہیں ہے بلکہ یہ جعلی اور نقلی عقیدہ ہے جو ان کے کم علم مولویوں نے گھڑا ہے: غالبًا یہ لوگ شیعہ دوستوں کے افکار سے متاثر ہیں کیونکہ ان کا یہی نظریہ ہے:۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں اللہ کے خزانۂ غیب میں سے کچھ باتیں جو اللہ بتانا چاہے اور اس کے بتلانے پر کسی کو وہ حاصل ہو جائیں تو یہ جائز بھی ہے اور ممکن بھی۔ مگر یہ بات حضورؐ سے خاص نہیں رہے گی کیونکہ اس کا سلسلہ ہر نبی کے ساتھ قائم ہے اور ان انبیاء کے ذریعے دوسروں کو وہی علم جتنا کچھ حاصل ہو جاتا ہے وہ بھی من وجہٍ اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں۔ بہر حال نبی کریم کے لیے علم غیب کا اعلان کر کے یہ لوگ "وحی الٰہی" کو آپ کے لیے غیر ضروری بنا رہے ہیں اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ قرآن محمد عربی کی تصنیف ہے، خدا کا کلام نہیں ان کو مواد مہیا کر رہے ہیں۔

دراصل یہ لوگ "انبیاء کی بعثت" کی غرض اور مقام نہیں سمجھے۔ وہ لوگوں کو اس راہ پر ڈالنے کے لیے تشریف لاتے ہیں جو اللہ تجویز کرتا ہے۔ اس سے مزید کی ان کو ضرورت ہوتی ہے نہ کوئی فائدہ۔ مگر ان کو یہ بات اس لیے سمجھ نہیں آتی کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بات انبیاء کے حق میں گستاخی اور بے ادبی ہے، حالانکہ یہ بنیادی تصور ہی غلط ہے۔ اگر یہ بات انبیاء کے حق میں توہین ہوتی تو اللہ ڈنکے کی چوٹ قرآن میں ان سے علم غیب کی نفی کا اعلان نہ فرماتا۔

ورسلا قد قصصنٰھم علیک من قبل ورسلا لم نقصصھم علیک۔

(سورۂ نساء) اور ہم نے (بہت سے ایسے رسول بھیجے جن کا آپ سے ذکر کیا ہے اور بہت سے ایسے ہیں جن کا آپ سے ذکر تک نہیں کیا۔

فرمائیے! یہ اعلان کر کے خدا نے ان کی توہین کی ہے؟ حاشا وکلا۔

۳۔ غیر اللہ سے استعانت۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دوسرے اہل قبور سے مدد چاہنا یا ان کو نفع و ضرر پر قادر تصور کرنا قرآن و حدیث کی رو سے غلط ہے بلکہ خطرے کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے: لیس لک من الامر شیء (العمران: ۱۲۸) یعنی اے نبی تو کسی حکم پر قادر نہیں۔ وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو (انعام: ۱۷) اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو اللہ کے علاوہ اسے کوئی بھی دور نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتا۔ قل لا املك لنفسی ضرًا ولا نفعًا الا ما شاء الله (یونس ۴۹) اے نبی کہہ دیجیے کہ میں اپنے نفس کے لیے نفع حاصل کرنے اور نقصان کو دور کرنے پر بھی قادر نہیں جو اللہ چاہے وہی ہوتا ہے۔

۱۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل جاہلیت اپنی حاجات میں، مثلاً مرض، غریبی وغیرہ میں اللہ کے علاوہ دوسروں سے مدد طلب کیا کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر ایاك نعبد وایاك نستعین کہنا فرض کر دیا تاکہ وہ اللہ کے سوا دوسروں کے سامنے اپنی مجبوریوں اور محرومیوں کا شکوہ نہ کریں (حجۃ اللہ البالغہ ۱/۶۲)

۲۔ شاہ صاحب علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے ہیں۔ یہ بھی شرک ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ وہ اس کی حاجت کو پورا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے جیسے بیماروں کے لیے شفا، مردوں کو زندہ اور زندوں کو مردہ کرنا، کسی کو رزق سے مالا مال کرنا یا بے اولادوں کو اولاد بخشنا وغیرہ (التفہیمات ۲/۹۳)

۳۔ شاہ صاحب ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ اے مسلمان بھائیو! جان لو کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ ان کی حاجتیں پورا کرنے کے اسباب میں سے ہے کفر ہے (الخیر الکثیر ص۱۰۱)

۴۔ حنفی فقہاء وعلماء نے کہا ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ مردہ انسان اللہ کے کاموں میں تصرف پر قادر ہے تو یہ بات غلط ہے اور اس عقیدہ پر قائم رہنا کفر ہے (بحر ۲/۲۹۸ شامی ۱/۱۶۵)

۵۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اس پر جامع تبصرہ کیا ہے، خلاصہ اس کا یہ ہے کہ سب سے قبیح اور خطرناک شرک یہ ہے کہ فرشتوں کو پکارا جائے، انبیاء اور صلحاء کو غیب سے اپنی مدد کو صدائیں دی جائیں۔ مشرکین، اہل کتاب اور بدعتی لوگوں میں یہ شرک یکساں پایا جاتا ہے۔ (التوسل والوسیلہ ص۱۰)

استعانت اور دعا، عبادت کی ایک قسم ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان الاستعانة هوا لتعبد (معالم التنزیل)

استعانت، عبادت ہی ہے۔

الدعاء هو العبادة (ترمذی)

(حاجت روائی کے لیے) پکارنا بعینہٖ عبادت ہے۔

بلکہ فرمایا۔

الدعاء مخ العبادة (ترمذی)

دعا ہی عبادت کا مغز ہے۔

اگر غیر اللہ کے حضور سجدہ پیش کرنا، روزہ کا نذرانہ حاضر کرنا، حج کا تحفہ دینا، کسی کا کلمہ پڑھنا یا ان کے دربار میں ان کی تسبیح وتہلیل اور حمد و ثنا جیسی عبادات کسی کے لیے جائز نہیں ہے تو استعانت اور دعا و پکار جیسی عبادت کیسے جائز ہو سکتی ہے۔؟ حضور تو فرمائیں کہ: پکارنا اور دعا عبادت کا مغز ہے۔ لیکن آپ اسے یوں استعمال کریں جیسے یہ کوئی معمولی سی بات ہے۔ کہاں کا اسلام ہے؟

خدا کا در اس وقت چھوڑا جا سکتا ہے، جب وہ دور ہو، حالانکہ وہ ہم سے، ہم سے بھی زیادہ قریب ہے۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔

یا اس وقت دوسری طرف رخ کیا جا سکتا ہے، جب وہ کسی کی سنے ہی نہیں۔ وہ تو فرماتا ہے میں پکارنے والے کی ضرور سنتا ہوں۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ یا سنتا تو ہو مگر بادلِ نخواستہ، لیکن یہاں یہ بات بھی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو حکم کرتا ہے کہ مجھے پکارئیے!

قال ربکم ادعونی استجب لکم (مومن)

بلکہ جو اس سے کتراتے ہیں، ان سے وہ ناراض ہوتا ہے۔

ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جهنم داخرین (مومن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ رات بھر آپ کا انتظار کرتا ہے کہ کوئی ہے جو اس سے مانگے اور وہ اسے دے۔ کیونکہ کتنا آمادہ ہے جس کے ہاں کوئی کمی ہو یا قدرت نہ رکھتا ہو۔ خدا کے ہاں کمی نہ کمزوری، پھر اس کا دروازہ چھوڑ کر دوسرے کے دروازے پر دستک دینا کہاں کی دانشمندی ہے؟

۶۔ امام ولی اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ کو پکارنے میں یہ نظر یہ رکھتے ہوئے کسی اور کا ذکر کرنا کہ یہ فعل اس کے لیے سود مند ہے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ سے شرک ہے۔ (التفہیمات ص۶۳/۲)

۷۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اے لوگو! تمھیں کیا ہو گیا ہے تم اللہ سے شرک کرتے ہو۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ دور ہے اور جنھیں تم پکارتے ہو وہ قریب ہیں ہرگز نہیں بلکہ حق یہ ہے جو اللہ کو یا رب، یا رب کہہ کر پکارے اللہ اسے یا عبدی یا عبدی کہہ کر جواب دیتے ہیں (التفہیمات ص۲۰۳/۱)

۸۔ امام الوسی حنفی بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ اے لوگو تم جانتے ہو کہ چونکہ تم لوگوں کو خشکی یا تری میں بڑے بڑے خطرناک حالات اور مصائب سے دوچار ہونا پڑتا ہے اس لیے تمھیں ان مشکلات میں ایسے حاجت روا اور مشکل کشاؤں کو پکارنا پڑتا ہے جو کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں بلکہ وہ اس قدر عاجز ہیں کہ بے بس ہیں۔ وہ سنتے اور دیکھتے بھی نہیں۔ کچھ لوگ خضر اور الیاس علیہما السلام کو پکارتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو ابا الخمیس اور عباس کو آوازیں دیتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو ائمہ کو پکارتے ہیں اور کچھ اپنے گدی نشینوں میں سے کسی کو آواز دیتے ہیں لیکن تمھیں ایسے لوگ نظر نہیں آئیں گے جو ان حالات میں عجز و انکساری کے ساتھ اپنا دست سوال اللہ کے سامنے پھیلائیں یا کسی کے دل میں یہ وہم ہی گزر جائے کہ اگر وہ اللہ اکیلے کو پکارے گا تو نجات حاصل کرلے گا۔ میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ بتائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ان دونوں فریقوں میں سے کون ہدایت پر ہے اور کس فریق کی بات قابلِ تعریف ہے۔ پس ایسے حال کی شکایت اللہ ہی سے ہے۔ ایسے زمانے میں کہ جس میں جہالت کی آندھیاں اپنے زوروں پر ہیں اور ضلالت وگمراہی کی موجوں کے تھپیڑوں سے ساحل کی معصومیت بھی محفوظ نہیں اور شریعت ودینِ محمدی کی کشتی ڈوبتی نظر آتی ہے اور ایسے زمانے میں کہ جس میں طلب حوائج کا مرکز خدا کی ذات نہیں بلکہ غیر اللہ بنے ہوئے ہیں۔ ان حالات میں عارفینِ باللہ پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے دروازے بند نظر آتے ہیں بلکہ ایسا کرنا اپنی موت کو دعوت دینا بن گیا ہے۔ (روح المعانی ص ۹ ج ۱۱ تحت تفسیر آیہ ۲۲ - یونس)

۹- اور امام موصوف ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے جو مردوں کا ذکر کرتے ہیں اور ان سے امدادیں مانگتے اور طلب حوائج کی درخواستیں کرتے ہیں اور ان کی قبروں پر بیٹھے ہوئے جھوٹے پیروں اور مجاوروں کی جھوٹی کہانیاں اور کرامات کا ذکر سن کر بہت خوش ہوتے ہیں اور اگر کسی کو دیکھیں کہ وہ ایک اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اسے ایسے نام سے موسوم کرتے ہیں جسے وہ ناپسند کرے اور اس سے دلی کوفت محسوس کرے۔ میں نے ایک مرتبہ ایک ایسے آدمی کو جو قبر اور مزار والوں سے کہہ رہا تھا یا فلان اغثنی۔ میں نے اسے یہ کہا قل یا اللہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے واذا سالک عبادی عنی فانی قریب (الایۃ) تو وہ مجھ سے بہت ناراض ہوا اور مجھے منکر الاولیاء کے نام سے موسوم کیا۔

اور ایسے ہی کچھ اور لوگوں سے میں نے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ دعا کی قبولیت کے لیے اللہ تعالیٰ کی بہ نسبت ولی اللہ زیادہ بہتر رہتے ہیں کیونکہ ولی جلد قبول کرتے ہیں حالانکہ یہ اعتقاد کفر ہے۔ اللہ سے ہماری التجا ہے کہ وہ اس ٹیڑھے راستے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستہ سے بچائے اور سرکشی سے بھی محفوظ رکھے۔ روح المعانی ۲۴ ج ۱۱ تحت آیہ واذا ذکراللہ وحدہ ۔ زمر : ۴۵۔

۱۰۔ قال العلامہ الامام الشوکانیؒ۔ امام شوکانی علیہ الرحمۃ قل لا املک لنفسی ضرا و لا نفعا کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیہ مبارکہ میں اس آدمی کے لیے بہت بڑی ڈانٹ ہے جس نے اللہ کو چھوڑ کر نبی علیہ السلام کو پکارنے کو اپنی عادت اور دین بنا لیا اور مصائب و تکالیف میں انہی کی طرف رجوع کرنا اپنا وطیرہ بنا لیا ہے حالانکہ یہ مقام صرف اس ذات پاک کے لیے مخصوص ہے جس نے انبیاء اور صالحین کو پیدا کیا۔ پس ان حالات میں اللہ کو چھوڑ کر نبیوں، صالحین یا دوسرے بادشاہوں سے مانگنا اور رب العالمین کو بھلا دینا عقل و ہوش کی بات نہیں ہو سکتی۔ اس آیہ مبارکہ میں جو نصیحت ہے وہ اصلاح عقائد کے لیے کافی ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو اولادِ آدم کے سردار ہیں جب انہیں اللہ تعالیٰ یہ کہہ رہے ہیں کہ تم خود اعلان کرو کہ میں اپنے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں ہوں تو کوئی اور اس چیز پر قادر کیسے ہو سکتا ہے۔ مقام حیرت ہے کہ جو لوگ یہ سننے کے باوجود قبروں کا قصد کرتے ہیں حالانکہ وہ مرنے کے بعد زمین کی نچلی گہرائیوں میں جا چکے ہیں اور وہ ان سے ایسی ضروریات پورا کرنے کو کہتے ہیں جس کے پورا کرنے پر اللہ کے سوا اور کوئی ذات قادر نہیں ہے لیکن اس واضح حقیقت کے باوجود یہ لوگ شرک کی اتھاہ گہرائیوں میں چلے جا رہے ہیں وہ نصیحت حاصل نہیں کرتے اور نہ ہی لا الٰہ الا اللہ کے معانی اور حقائق سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ اس سے بھی تعجب والی بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی علماء کو ان کی یہ باتیں ناگوار نہیں گزرتیں۔ اور نہ ان کی اصلاح کی وہ فکر کرتے ہیں۔ اور اس سے بھی سخت بات یہ ہے کہ یہ لوگ یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ خالق، رازق، زندہ کرنے والا، مارنے والا، نفع اور نقصان کا مالک اللہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے باوجود وہ ان کو اللہ کے ہاں سفارشی تسلیم کرتے ہیں اور ان کو اب بھی نفع ونقصان پر قادر مانتے ہیں۔ کبھی تو وہ ان کو خالص ہو کر ایک مستقل ذات کے طور پر پکارتے ہیں اور کبھی اللہ کے ساتھ ملا کر ان کو آوازیں دیتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کافی ہو اور وہ حضورؐ کے دین کا مددگار اور ان کی شریعت کو شرک وکفر کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے پاک رکھنے والا ہو۔ شیطان نے بھی اپنا کام کیا یہاں تک کہ اس کی آنکھ اور دل ٹھنڈا ہو گیا۔ اس امت میں سے بہت سے لوگوں کو کفر میں مبتلا کر کے ان کو اس خبط میں مبتلا کر رکھا ہے کہ وہ ہدایت پر ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (فتح القدیر ص ۴۲۹ ج ۲ تحت آیت ۴۹۔ یونس)

۴۔ وابتغوا الیہ الوسیلة۔ وسیلہ کی بات سے بھی بہت سے لوگوں کو مغالطہ لگا ہے اور آیت وابتغوا الیہ الوسیلة سے مراد شخصیتوں کا واسطہ نہیں بلکہ اعمال صالحہ اور ایمان ہے۔ مفسرین نے یہی فرمایا ہے۔

امام رازیؒ فرماتے ہیں اس سے مراد اللہ کی عبادت اور اطاعت ہے۔ (تفسیر کبیر)

امام اصفہانیؒ فرماتے ہیں، وسیلہ پکڑنا یہ ہے:

سیدھے راستے کو ملحوظ رکھتے ہوئے عبادت کی جائے اور شرعی مکارم حیات کا دامن تھام کر زندگی گزاری جائے۔ (مختصراً)

امام خازنؒ فرماتے ہیں، وسیلہ سے مراد خدا کی فرمانبرداری اور نیک اعمال ہیں۔ (خازن)

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ: ایمان وعمل صالح پر کاربند رہنا وسیلہ ہے اور اس میں مفسرین کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (تفسیر ابن کثیر۔ مختصراً)

امام بیضاویؒ فرماتے ہیں، اللہ کے قرب کی نیت سے نیک عمل کرتے ہیں، اطاعت کا دامن تھام کر رکھتے ہیں اور نافرمانی سے بچتے ہیں (بیضاوی۔ حاصل)

امام سیوطیؒ فرماتے ہیں، جو عمل آپ کو اللہ سے قریب کر دے وہ وسیلہ ہے (جلالین حاصل)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام نفی حنفیؒ فرماتے ہیں کہ وہ اعمال صالحہ اور ترک معاصی کا نام ہے (مدارک)
امام الوسیؒ فرماتے ہیں کہ اعمال صالحہ اور ترک معاصی کا نام وسیلہ ہے (روح المعانی)
امام سید معین الدینؒ فرماتے ہیں کہ اس کی اطاعت کے ذریعے رب کا قرب پانا وسیلہ ہے: القربۃ بطاعتہ (جامع البیان)

یہ کہنا کہ : الٰہی! فلاں شخصیت کا واسطہ، اس کی ذات کا صدقہ یا اہلِ قبر سے کہنا کہ اے فلاں آپ میرے لیے اللہ سے دعا کریں یا خدا سے لے دیں، یہ سب امور وہ ہیں جن کو شیطان نے بندوں کو خدا سے دور رکھنے کے لیے تخلیق کیے ہیں، جب کسی کا کام نزدیک ہی سے بن جائے ۔ اس کو اتنی دور جاکر خدا سے درخواستیں کرنے کی کیا ضرورت۔ پس جب بندے راستے کے سنگ و میل پر قناعت کر کے رہ جائیں گے ۔ ان میں منزل کی ترطیب خاک رہے گی اور یہی شیطان چاہتا ہے ۔

۶۵و۶ ۔ فلک بوس مزار اور نذر و نیاز کسی شرعی داعیہ اور ضرورت کے بغیر مقابر کو پختہ اور فلک بوس بنانا، شرعاً مناسب نہیں ہے ۔ محمد عربی فداہ ابی و امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک جو صحابہ نے بنائی، حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ حسنینؓ اور عشرہ مبشرہؓ کی موجودگی میں بنی، وہ کچی تھی، صرف ایک بالشت اونچی تھی ۔ (ابن خزیمہ وغیرہ) جب دشمنانِ دین نے نقب لگا کر جسد اطہرؐ کی بے حرمتی کی کوشش کی تو اس وقت پورے روضۂ اطہر کے آس پاس سیسہ پلائی ہوئی بنیادیں کھڑی کی گئیں اور روضۂ پاک کو اونچا رکھا گیا تاکہ اگر کوئی اس کو گزند پہنچانے کی کوشش کرے تو لوگ اندھیرے میں نہ رہیں ۔ ہمارے نزدیک یہ کام مشیت الٰہی کے ماتحت ہوا ہے ۔ وما تشاءون الا ان یشاء اللہ ! ۔ اگر یہ داعیہ پیدا نہ ہوتا تو صحابہ نے جو کام کیا تھا وہ شریعت کی روح سے پوری طرح ہم آہنگ تھا ۔ کیونکہ شریعت اس بات کو مستحسن تصور نہیں کرتی کہ : جب ایک انسان پوری بے بسی کے ساتھ زمین کی گہرائیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جا پڑا ہے، اب اس پر گنبد کھڑے کرنا تو کوئی ہوش کی بات نہیں ہے۔ قبر کا منظر اہل قبور کی بے بسی کا غماز ہے اور گنبد سے یہ تاثر ملتا ہے کہ ابھی ان میں دم خم باقی ہے اس لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو حکم دیا تھا کہ اونچے مزاروں کو ہموار کر دیں۔

اسلام کے نزدیک مقابر مقامِ عبرت ہیں، مقامِ رشک نہیں ہیں، جن لوگوں نے ان کو سنگِ مرمر سے مستحکم اور پرجلال بنا ڈالا ہے، وہ دراصل اسلام کے نظریہ کا منہ چڑانے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب یہ مقام، مقامِ عبرت نہیں، مقامِ رشک ہے۔ بہرحال رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقابر کو رشکِ گلستان اور شاہانہ دربار بنانے سے منع کر دیا ہے، کیونکہ اس کا فائدہ اہلِ قبور کو ہے نہ پسماندگان کو، بلکہ یہ اہتمام بت پرست اقوام کی مکروہ نقالی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ اس قسم کا اہتمام وہی قومیں اپنے اسلاف کی یادگاریں قائم کرنے کے لیے کیا کرتی ہیں۔ بعد میں یہی یادگاریں، عبادت گاہوں میں تبدیل ہوتی رہی ہیں جیسا کہ یہاں مقابر میں ہو رہا ہے۔ اب یہ عظیم مقابر سامانِ یاس وحسرت نہیں رہے بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے راہوں میں راہزنی چوکیاں ہوتی ہیں۔ حالانکہ اپنے مقابر میں آرام فرما پاک ہستیوں کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ بہرحال یہ وہ چوکیاں ہیں جو یکسو ہو کر خدا کی طرف جانے والوں کو بریکیں لگاتی ہیں اور سالک کے سفر کو بوجھل بنا کر رکھ دیتی ہے۔ چنانچہ وہ اب منزل سے ورے ورے سیڑھیوں کے پیچ وخم میں کھو کر رہ جاتے ہیں۔

ع نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم

جن احادیث میں ان فلک بوس مزاروں اور رشک ارم مقابر کو زمیں بوس کرنے کا حکم آیا ہے، وہ اس لیے نہیں کہ قبروں میں آسودہ مبارک ہستیوں سے ان کو کوئی چڑ ہے بلکہ صرف اس لیے کہ خود اہلِ قبور بزرگوں کے مشن کے بھی یہ خلاف ہے، ان کی روح کو ان تکلفات سے اذیت ہوتی ہے اور توحید وسنت کی معصوم فضا مکدر ہو جاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے: مندرجہ ذیل کتب احادیث میں آپ غیر شرعی قبوں کو گرانے کی احادیث ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

قبوں کو گرانے کے بارے میں صحیح احادیث موجود ہیں جیسے جابرؓ کی احادیث میں ہے۔ صحیح مسلم میں ص ۳۱۲ ج ۱ ومشکوٰۃ ص ۱۴۱ ج ۱ وحدیث علی رضؓ مسلم ص ۳۱۲ ج ۱ ومشکوٰۃ ص ۱۴۸ ج ۱ اور اگر زیادہ کی ضرورت ہو تو شرح صحیح مسلم للنوویؒ کی طرف رجوع فرمائیں ص ۳۱۲ ج ۱ وکتاب الآثار لمحمدؒ ص ۹۶ ج ۱ و ص ۹۵ وکبیری للحلبیؒ ص ۵۹۹ وللفتوی السراجیہ سراج الدین الحنفیؒ ص ۲۲ ج ۴ والعالمگیریہ ص ۱۱ ج ۱ ورد المختار شرح الدر المختار وشرح تنویر الابصار للشامیؒ ص ۶۰۱ ج ۱ ومرقاۃ شرح المشکوٰۃ للقاری الحنفیؒ ص ۲۴۲ ج ۲ وکتاب الزواجر لابن المکیؒ ص ۱۶۲ وروح المعانی للآلوسیؒ ص ۲۱۹ ج ۱۵ وزاد المعاد لابن القیمؒ ص ۲۰۸ ج ۳ وتفسیر ابن الکثیرؒ تحت آیت لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مسجدا (الکہف: ۲۱)

ائمۂ دین۔ جن ائمہ دین نے ان فلک بوس مزاروں کی مضرتوں پر کھل کر لکھا ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

امام رازیؒ۔ آیت ویقولون ھولاء شفعاءنا عند اللہ کی تفسیر میں امام رازی لکھتے ہیں کہ،

اس کی مثال وہ لوگ ہیں جو مزارات کی تعظیم صرف اس لیے کرتے ہیں کہ اس طرح اہل قبور ان کی شفاعت کریں گے۔ (تفسیر کبیر ص ۲۱۸ ج ۴ ملخصاً)

امام الوسی حنفی بغدادیؒ۔ آیت وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون کی تفسیر کرتے ہوئے امام موصوف فرماتے ہیں:

اس آیت کا مصداق وہ لوگ بھی ہیں جو خدا کو خالق تصور کرنے کے باوجود شرکیہ افعال کا ارتکاب کرتے ہیں، آپ کو ایسے بندے بھی ملیں گے جو اہل قبور کو نفع و ضرر کا حق دیتے ہیں اور وہ لوگ کیڑے مکوڑوں سے کہیں زیادہ ہیں (روح المعانی۔ مختصراً)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ ولی اللہؒ۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر حضور کے دور کے مشرکین کو دیکھنا چاہو تو دور حاضر کے ان لوگوں کو دیکھ لو، وہ قبروں اور قبوں کو جاتے ہیں اور وہاں جاکر انواع واقسام کا شرک کرتے ہیں (مختصراً الفوزالکبیر ص۶)

نیز فرمایا: جو شخص اجمیر یا سالار مسعود یا وہاں کی قریبی قبروں کو حاجت روائی کے لیے جاتا ہے وہ بہت بڑا نافرمان ہے قتل اور بدکاری سے زیادہ سنگین فعل کرتا ہے جیسے کوئی بتوں کی عبادت کرے یا جیسے کوئی لات اور عزیٰ کو پکارے (تفہیمات ص۴۹ ج۲)

مزید فرمایا: بعض غیر اللہ کو استعانت کے لیے پکارتے ہیں، ان کی منتیں مانتے ہیں اور ان کے ناموں کا وظیفہ پڑھتے ہیں تاکہ ان کی حاجت پوری ہو، اس بیان پر فرض کر دیا کہ نماز میں ایاک نعبد وایاک نستعین کی تلاوت ضرور کیا کریں (حجۃ اللہ ص۶۳ ج۱)

ان کے ناموں کو اس قدر مقدس تصور کرتے کہ ان کے نام پر جھوٹی قسمیں نہیں کھاتے تھے کہ اس سے ان کی قسمت بگڑ جائے گی۔ اس لیے ضرورت پڑنے پر وہ مخالف سے بتوں کے نام کی حلف کا مطالبہ کیا کرتے تھے (حجۃ اللہ ص۶۳ مختصراً)

ان کا یہ عقیدہ تھا کہ سبھی کچھ اللہ ہے مگر دھندے چلانے کے لیے اس نے اپنے کچھ مقرب بندے منتخب کر رکھے ہیں جیسے بادشاہ وزیر رکھ لیتے ہیں اس لیے بادشاہ سے مقربین کی معرفت ہی کام لیا جاتا ہے گویا کہ خدا سے بھی کام اہلِ قبور کی معرفت ہی لینا چاہیے۔ (مختصراً حجۃ اللہ ص۶۱)

امام محمد طاہر حنفیؒ فرماتے ہیں، جس نے اس نیت سے انبیا یا صلحاء کی قبروں کی زیارت کا قصد کیا کہ ان سے طلبِ حاجت کے لیے دعا کرے گا، تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ عبادت، طلبِ حاجات اور استعانت صرف اللہ کا حق ہے (مجمع البحار مختصراً)

کتاب مجالس الابرار میں ہے: بدعت زیارت یہ ہے کہ:

جاکر قبروں کو بوسہ دیا جائے، رخسار کو ان پر رکھا جائے وہاں سے مٹی اٹھا کر

06078

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بطور تبرک لائی جائے، ان سے حاجات طلب کرنا، فتح و کامیابی کے دعائیں لکھی جائیں قرض، تنگدستی اور مصائب کے ازالہ کے لیے درخواستیں کی جائیں۔ یہ سب امور بت پرستوں کی عادات سے ماخوذ ہیں۔ جن کو اللہ کے نبی، آپ کے صحابہ اور تابعین نے بالکل ناپسند کیا ہے (مجالس الابرار ص۳۵۹ مجلس ۱۸)

امام ابن نجیم حنفیؒ فرماتے ہیں، امام الشیخ قاسمؒ نے لکھا ہے کہ:

کوئی غائب ہو، بیمار ہو یا اور کوئی حاجت ہو تو کسی نیک کی قبر پر جا کر اس کے سرہانے بیٹھتا ہے اور پھر عرض پرداز ہوتا ہے کہ اے اللہ کے بندے! میری فلاں حاجت پوری ہو گئی تو میں یہ یہ شے نذرانہ پیش کروں گا۔ فرمایا یہ نذر نیاز جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ کے سوا اس کے پورے کرنے پر اور کوئی قادر نہیں ہے (بحر الرائق ص۳۲۲ ج۲، درمختار ص۱۳۹ [illegible])

امام ابن تیمیہ۔ انھوں نے اس موضوع پر جتنا اور جیسا کچھ لکھا ہے، وہ حرز جاں بنانے کے قابل ہے اور اسی لائق ہے کہ ان کا مطالعہ کیا جائے۔ (منہاج السنۃ ص۱۳۲ ج۱)

۷۔ مسئلہ حیات النبی۔ زندگی تین قسم کی ہے، دنیوی، برزخی اور اخروی۔ اور ان تینوں کے اپنے اپنے خواص اور مراسم ہیں اور بہ فرق مراتب یہ تینوں زندگیاں، نیک و بد سب کو یکساں حاصل ہیں۔ اس میں پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ کیونکہ ان سب میں نفس حیات کے اعتبار سے کوئی امتیاز نہیں ہے جن خوش فہموں نے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسئلہ کا میدان گرم کر رکھا ہے، وہ غالباً اس مبحث کے اس پہلو کو کم ملحوظ رکھتے ہیں۔ کیونکہ اس میں اختلاف کسی کو بھی نہیں ہے۔ ہاں آج کل جو بات اختلافی ہے اور جس میں ناحق اختلاف پیدا کر لیا گیا ہے، وہ مسئلہ دنیوی حیات کے انقطاع کا ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا سے تشریف لے گئے تو کیا دنیوی زندگی کا رشتہ ٹوٹ چکا تھا یا نہیں؛ یہ اختلاف علمی ہے نہ عقلی، پہلے زیر بحث آیا نہ اسلاف میں اس کی ضرورت محسوس ہوئی، بلکہ یہ سرتا پا مصنوعی اور خوش فہم جہلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عجوبہ پسند طبائع کی اختراع ہے۔ کیونکہ یہ بات قرآن حکیم اور اجماع صحابہ کے خلاف ہے۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ (پ۴۔ آل عمران ع۵)

بس ان سے پہلے (اور) بھی رسول ہو گزرے ہیں، پس اگر (محمدؐ بھی) وفات پا جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں مڑ جاؤ گے۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (پ۲۳۔ زمر ع۳)

(اے پیغمبرؐ) کچھ شک نہیں آپ کو بھی وفات پانا ہے اور کچھ شک نہیں کہ ان کو بھی مرنا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر حضرت عمرؓ گھبرا گئے تھے اور وہ تلوار سونت کر بیٹھ گئے تھے کہ جو شخص کہے گا آپ وفات پا گئے ہیں ان کی وہ خبر لیں گے۔ مگر حضرت صدیق اکبرؓ تشریف لائے تو خطبہ دیا اور آیات متعلقہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ (بخاری)

جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کیا کرتا تھا تو وہ (آج) وفات پا گئے۔

ایک اور روایت میں آیا ہے۔

اَمَّا الْمَوْتَةُ الْاُوْلٰى فَقَدْ ذُقْتَهَا

تو آپ ایک موت کا مزہ چکھ چکے ہیں۔

حضرت صدیق اکبرؓ کا یہ اعلان تمام موجود صحابہ کے سامنے ہوا، سب نے سنا مگر کسی نے بھی اس سے اختلاف نہ کیا۔ اگر بات غلط ہوتی تو کوئی بھی صحابی چپ نہ رہتا۔ اس لیے اس بات پر صحابہ کا اجماع ثابت ہو گیا۔

بہر حال "حیات النبیؐ" کا مسئلہ کوئی مسئلہ نہیں ہے بلکہ جاہلوں کی طرف سے خوارج عقیدت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کرنے کی ایک سبیل ہے یا ان کی خوش فہمیوں کا نتیجہ۔ ورنہ یہ مسئلہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ فللّٰہ الحمد۔

۸۔ائمہ اہل سنت کی تکفیر۔ حضرت امام ابن تیمیہؒ، حضرت امام ابن القیمؒ، شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ اور شہید فی سبیل اللہ حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کے بارے میں اہلِ بدعت نے جو زبان درازی کی ہے اس کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ:

ان علمائے امت اور اکابرِ ملت کو ان کی دینی خدمات اور علم و فضل کا جو صلہ ان نادان دوستوں نے دیا ہے وہ ناخدادانی اور ناشکری کی ایک بدترین مثال ہے۔

ہم اس سلسلے میں صرف امام ملا علی قاری حنفیؒ کا ارشاد پیش کر کے فیصلہ قارئین پر چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ سچے ہیں یا یہ کم ظرف اور بے ذوق اہلِ بدعت؟ وہ لکھتے ہیں:

کان من اکابر اهل السنة والجماعة ومن الاولیاء هذه الامة۔ (جمع الوسائل ج۱ ص۲۰۷)

حافظ ابن تیمیہؒ اور حافظ ابن قیمؒ دونوں اکابر اہل السنۃ والجماعۃ اور اس امت کے اولیاء میں سے تھے۔

ائمہ اہل سنت کے خلاف اہل بدعت کا جو رویہ ہے حضرت امام ابن القیمؒ نے قصیدہ نونیہ میں اس پر بھرپور تبصرہ کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

الطالبین دماء اهل العلم بالکفران والعدوان والبهتان

یہ لوگ اہلِ علم کے خون کے درپے ہیں ان پر کفر، دشمنی اور بہتان لگا کر

ومن العجائب انکم کفرتم اهل الحدیث وشیعة الایمان

بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم نے اہل حدیث اور ایمان دار طبقے کو کافر بنا دیا

وجعلتم التکفیر عین خلافکم ووفاقکم فحقیقة الایمان

اور تم نے اپنے مخالفوں کو کافر قرار دیا اور اپنے موافق لوگوں کو حقیقی مومنین قرار دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وخصومنا تنکفروا بالذی — ھو غایۃ التوحید والایمان

ہمارے مخالف حضرات نے ہمیں توحید اور (اصل) ایمان کے جرم میں کافر قرار دیا

ومن العجائب انھم قالوا لمن — قد دان بالاثار والقرآن

اور یہ بڑی عجیب بات ہے کہ یہ سب کچھ ان (زبان درازوں) نے قرآن وسنت پر عمل کرنے والوں کے متعلق کہا۔

انتم بذا مثل الخوارج انھم — اخذوا الظواھر ما اھتدوا لمعان

کہ تم تو خارجیوں جیسے ہو جنھوں نے ظواہر کو اختیار کیا اور معانی سے بے خبر رہے

فانظر الی ذا البھت ھذا وصفھم — نسبوا الیہ شیعۃ الایمان

ان کے اس بہتان کی طرف دیکھیے کہ کیا ان کے اوصاف یہ ہیں جن کی طرف ایمان والے طبقے کو منسوب کیا ہے۔

سلوا علی سنن الرسول وحزبہ — سیفین سیف ید وسیف لسان

ان لوگوں نے ہاتھ اور زبان، دونوں تلواریں سونت کر سنت اور اہل سنت کے خلاف استعمال کی ہیں

واللہ ما کان الخوارج ھکذا — وھم البغاۃ ائمۃ الطغیان

اللہ کی قسم خارجی ایسے نہیں تھے بلکہ وہ تو سرکشوں اور باغیوں کے سرغنے تھے

کفرتم اصحاب سنۃ وھم — فساق ملتہ فمن یلجانی

تم نے اہل سنت حضرات کو خوارج کے ساتھ تشبیہ دے کر کافر بنا دیا حالانکہ وہ خارجی پرلے درجے کے فاسق ہیں پس کون مجھے ان سے پناہ دے گا۔

ان قلت ھم خیر واھدی منکم — واللہ ما الفئتان یستویان

اگر تو کہے کہ وہ تم سے بہتر اور زیادہ راہ راست پر ہیں تو تیری مرضی ورنہ یہ دونوں آپس میں کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے۔

شتان بین مکفر باسنۃ — العلیا وبین مکفر العصیان

سنت کے منکروں کو کافر قرار دینے والوں اور صرف گناہگاروں کو کافر قرار دینے والوں میں بڑا فرق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما عندهم علم سوى التكفير — تبديع والتضليل والبهتان

تکفیر، تضلیل اور بہتان تراشی کے سوا ان کے ہاں اور دھرا کیا ہے؟

وقضوا على من لم يقل بضلالهم — باللعن والتضليل والكفران

جو اہل السنۃ کو گمراہ نہ کہے اس پر ملعون، گمراہ اور کافر ہونے کے فتوے لگا دیتے ہیں۔

وجعلتم الإيمان كفرا والهدى — عين الضلال وذا من الطغيان

اور تم نے ایمان کو کفر اور ہدایت کو گمراہی قرار دیا اور یہ صریح زیادتی ہے۔

كم ذا التلاعب منكم بالدين — والإيمان مثل تلاعب الصبيان

کب تک بچوں کی طرح دین و ایمان کے ساتھ تم کھیلتے رہو گے؟

إن قال حقا كفروه وإن يقل — باطلا نسبوه للإيمان

اگر کوئی حق بات کہے تو وہ ان کی تکفیر کرتے ہیں اور کوئی باطل کہے تو اس کو ایمان قرار دیتے ہیں

لا تعرفون حقيقة التكفير بل — لا تعرفون حقيقة الإيمان

ارے بیوقوفو! تمہیں تو تکفیر کی حقیقت کا علم ہے نہ ایمان کی حقیقت کو تم جان سکتے ہو؟

قلنا فكيف تكفرون وما لكم — علم بتكفير ولا إيمان

اس لیے ہم نے کہا تم کفر کے فتوے کیسے لگاتے ہو جبکہ تم کو سرے سے تکفیر اور ایمان کا علم ہی نہیں ہے۔

حتى إذا خالفت آراء الرجال — لسنة المبعوث بالقرآن

یہاں تک کہ جب تو اللہ کے رسول کی سنت صریحہ کی بنا پر لوگوں کے آرا سے اختلاف رکھے۔

نادوا عليك ببدعة وضلالة — قالوا وفي تكفيره قولان

وہ تجھے بدعتی اور گمراہ کہہ کر پکاریں گے۔ وہ کہتے ہیں ایسے لوگوں کی تکفیر کے بارے میں دو قول ہیں۔

ما ذنبهم إذ خالفوك لقوله — ما خالفوه لأجل قول فلان

ان کا کیا گناہ ہوا جب کہ انھوں نے اللہ کے رسول کے فرمان کی وجہ سے تیری مخالفت کی ہے اور کسی کے قول کے پیش نظر رسول اللہ کی مخالفت نہیں کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو دا فقولوا شوخا لفوا کنت تشھد   اعلم حقا اولوا الایمان

اگر یہ لوگ تیری موافقت کریں اور اللہ کے رسول کی مخالفت کریں تو توان کے حقیقی مومن ہونے کی گواہی دے گا۔

انکفوحق اللہ ثم رسولہ   بالنص یثبت لا بقول فلان

اللہ اور اس کے رسول کسی کو کافر قرار دیں تو وہ کافر ہو جاتا ہے ورنہ کوئی کسی کے قول سے کافر نہیں بنتا۔

من کان رب العلمین وعبدہ   قد کفراہ فذلک ذوکفران

اور جس کو اللہ اور اس کے رسول کافر قرار دیں وہ حقیقت میں کافر ہے۔

۹۔ مسئلہ میلاد النبی۔ سالگرہ اور جشن منانا کوئی دینی ضرورت اور مسئلہ نہیں ہے۔ یہ "عید" میلا پسند اور رنگیلے مزاجوں کی تخلیق ہے۔ عشق رسول کا نتیجہ نہیں ہے۔ ورنہ ان کی زندگی میں اسوۂ محمدی کا راج ہوتا اور اسی رنگ میں رنگے ہوتے۔ شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے۔

ایں مدعیان در طلبش بے خبرانند   کانراکہ خبر شد خبرش باز نیامد

اگر یہ کام کار ثواب یا عشق صادق کا کوئی لازمی نتیجہ ہوتا تو صحابہؓ، تابعینؒ تبع تابعینؒ، صلحائے امتؒ اور ائمہ دینؒ اس پر مرمٹے ہوتے، اور اس سلسلے میں ایک ایسا معیار قائم کر جاتے کہ دوسروں کے لیے وہاں تک رسائی شاید دوبارہ ہی ممکن ہوتا۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اس قسم کی تقریبات میں جتنی اور جیسی کچھ آب و تاب پیدا کی جاتی ہے، اتنی ہی نسبت سے متعلقہ ہستی سے تعلق خاطر کا رنگ پھیکا پڑتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے اس نسبت میں کوئی کشش باقی نہیں رہتی مگر نسبت کو گانے کے لیے صرف ایک "لے" کی حد تک اختیار کر کے زندہ رکھنے کا تکلف باقی رکھتے ہیں۔ اس لیے ان جشن میلوں نے اس مشن اور مبارک تحریک کو زندہ رکھنے کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی کچھ نہیں کیا جو حضور کے سامنے تھی۔ ہاں اس کو بگاڑنے میں وہ ضرور تیز رہے ہیں۔ کیونکہ "ہاؤ ہو" میں دل کی حرارت کو کھپا کر وہ فارغ ہو جاتے ہیں۔ فراعنہ موجود رہتے ہیں لیکن ضرب کلیم اللہی کی صدا کہیں سے نہیں اٹھتی۔ نمرودوں کا ایک جہان آباد ہے مگر کوئی بندۂ حنیف اس کے آتش کدہ میں کود کر اسے گلزار بنانے کے لیے تیار نہیں ہے، ابوجہل اور ابولہب کی بھرمار ہے مگر کوئی محمدی تیغ بے نیام حرکت میں نہیں آئی۔ عنتر اور مرحب قدم قدم پر ملتے ہیں مگر کوئی حیدر دکھائی نہیں دیتا۔ ملک کے ایک ایک گوشے میں ظالموں کی بھیڑ لگی ہے مگر کہیں سے سر بکف کوئی مردِ مجاہد نہیں نکلا۔ کیوں؟ صرف اس لیے کہ: انھوں نے سطحی اور بے سروپا حرکتیں کر کے دل کا بوجھ ہلکا کر لیا ہے۔ اب وہ سمجھتے ہیں کہ: اب سب ٹھیک ہے۔ انا للہ۔ بہرحال ہمارے نزدیک، عید میلاد ایک ایسی تقریب پیدا کر لی گئی ہے جو اسلام کی مقرر کردہ دو عیدوں پر ایک خانہ زاد اضافہ ہے۔ جس کا کسی مسلم کو حق نہیں پہنچتا۔ کیونکہ دین صرف وہ ہے جو خدا اور اس کے رسول نے بتایا ہے۔ طبع زاد نکتے نہیں ہیں۔ ورنہ دین بھی چیستان بن کے رہ جائے گا۔

۱۰۔ <u>الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ</u>۔ عوام کے ایک مخصوص طبقہ نے بے خبری میں اور محض کسی کی دیکھا دیکھی "الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ" کو درود تصور کر لیا ہے، حالانکہ یہ درود نہیں ہے بلکہ مخصوص ذہنیت کے لیے بطور علامت اسے یار دوستوں نے ایجاد کیا ہے۔ اس لیے جو لوگ اسے درود سمجھ کر پڑھتے ہیں، اندیشہ ہے کہ وہ اندھیرے میں نہ مارے جائیں، جسے درود سمجھیں وہ درود ہی ثابت نہ ہو۔ اگر اصطلاحی معنوں میں یہ درود ہوتا تو وہ یقیناً نماز کی التحیات میں بھی اسے مسنون درود کی جگہ پڑھتے اور ضرور پڑھتے، مگر آپ نے کہیں نہیں سنا ہوگا کہ نماز میں بھی ہاسے کوئی پڑھتا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس درود کو جس طرح وہ لوگ اپناتے ہیں، ان کے تعامل سے محسوس ہوتا ہے کہ انھوں نے اسے بطور ورد نہیں تخلیق کیا بلکہ درود کے پورے ذخیرے سے اس ٹکڑے کو تخلیق کر کے محض گانے "کے لیے موزوں کیا ہے۔ اس لیے آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب درود پڑھنے کو جی چاہے تو وہ اللھم صل وسلم و بارک علیہ جیسے منقول درودوں سے کوئی درود پڑھتے ہیں، لیکن جب "درود گانے" کو ان کا دل چاہے تو پھر وہ "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہہ کر گاتے ہیں تو معلوم ہوا کہ انھوں نے اسے صرف گانے "کے لیے موزوں کیا ہے یا محض اپنی مخصوص ذہنیت کے لیے بطور علامت اسے مقرر کیا ہے۔ بہرحال ان کے تعامل سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ وہ بھی اسے مطلوب اور مسنون درود تصور نہیں کرتے۔

اس کے علاوہ "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" دو اور گروہ کی زبان پر جاری ہو سکتا ہے مگر یہ ادا ان کی نجی ہوتی ہے شرعی نہیں ہوتی۔

ایک گروہ شعراء کا ہے، جو ہر غائب شے کو خیالوں میں مستحضر کر کے اس سے خطاب کرتا ہے۔ کبھی اجڑے دیار میں جا کر کھنڈرات سے مخاطب ہوتا ہے اور کبھی باد نسیم کو اس کی اٹھکیلیوں کی چھیڑ خوانی پر کوستا ہے، کبھی پرندے سے پوچھنے بیٹھ جاتا ہے اور کبھی کسی کے نقش پا سے نشانِ یار کی درخواست کرنے لگ جاتا ہے۔

دوسرا گروہ عشاق صادق کا ہے، جن کی آنکھوں میں تصور یار کی بادشاہی ہوتی ہے، بس ذرا گردن جھکائی دیکھ لی، پر جن کی اداسیوں کا گزارہ ہوتا ہے۔

مگر یہاں یہ نداء (یا رسول اللہ) کسی نظریہ اور عقیدہ کی کوکھ سے جنم نہیں لیتی۔ بلکہ یہ سبھی کچھ ان کے اپنے ذہنی استحضار کا اعجاز ہوتا ہے مخاطب کو مستحضر سمجھنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بات نہیں ہوتی۔ اس لیے یہ مقام، مقامِ اختلاف ہی نہیں ہے۔ نہ ہم ان کو اس پر کوستے ہیں کیونکہ یہاں وہ پس منظر ہی غائب ہے جو متنازع فیہ ہے یا جس سے ایمان اور آخرت کی عاقبتیں خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔

اس کے علاوہ درود شریف کے اس جدید ایڈیشن کو قبول کر لینے کے بعد کتاب و سنت میں طبع زاد ٹانکے گوارا کرنے کی راہ ہموار ہو جاتی ہے۔ عبادات ہی ایک ایسی تعبدی حقیقت ہے جس کے حریم ناز میں قیاس ورائے کے لیے قدم رکھنا ممنوع ہوتا ہے، لیکن جب آپ اس میں بھی اپنی صوابدید کے گھوڑے دوڑانے کا اختیار حاصل کر لیتے ہیں تو پھر زندگی کے دوسرے ابواب میں تصرف کرنے سے ہما وشما کو کون روک سکے گا؟ یقین کیجیے! دنیا میں محض آپ کی ان نادانیوں کی وجہ سے اگر "خودساختہ اضافوں" کے لیے یہ دروازہ کھل گیا تو پھر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے "دین مبین" کی کوئی قدر ہی شاید سلامت رہ سکے۔ دورِ حاضر میں جن بے خدا لوگوں کے ہاتھ میں اقوام و ملل کی قیادت کی اب باگ ڈور ہے وہ پہلے ہی اس انتظار میں ہیں کہ کوئی بہانہ ملے اور وہ پورے دین اسلام کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال کر آئے دن کی تنقید و تبصرہ سے جان بخشی کرالیں۔ اگر بدعت کے رسیا اس ظلم اور انجام کو ملحوظ فرمالیں تو وہ خانہ ساز ٹانکوں سے توبہ کرلیں۔

ان کے ان جذباتی بول اور شترغمزوں کی وجہ سے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین حق کا حلیہ مسخ ہو جائے گا۔ جس میں "ذاتی اضافوں" سے خود آپ نے پرہیز فرمایا تھا۔ کاش! یہ بات ان مدعیوں کی سمجھ میں بھی آجائے!

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو الفاظ نکلتے ہیں ان کا ایسا بدل پیش کرنے سے دنیا قاصر اور عاجز ہے، جن میں دونوں جہان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرفرازیاں اور شیرینیاں پوشیدہ اور مضمر ہوں ۔ چنانچہ ایک نابینا صحابیؓ نے حضورؐ سے ایک دعا سیکھی جب اسے مکرر سنایا تو بِنَبِیِّكَ کی جگہ بِرَسُوْلِكَ ان سے پڑھا گیا۔ اس پر آپ نے انہیں ٹوکا اور فرمایا، نہیں بِنَبِیِّكَ پڑھیے! (مشکوٰۃ)

آپ جانتے ہیں کہ نبیؐ اور رسولؐ میں کچھ زیادہ بُعد نہیں ہے ۔ لیکن ترجمان حقیقت محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے وہ نہیں نکلا تھا۔ بس پھر کیا تھا، حکم ملا کہ یہ نہیں وہ پڑھو! لیکن ان مدعیوں اور بدعت کے سرپرستوں نے "درود" ہی پورا بدل ڈالا ہے ۔ مگر ان کو نہ ضمیر کی کسک محسوس ہوئی ہے اور نہ عشق کے دعوے داروں کے کھوکھلے نعروں نے ان کے دامن کو پکڑ کر جھٹکا دیا ہے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بھائیو! تم کو یہ حوصلہ کس نے بخشا ہے کہ تم اپنی زبان کے موزوں کیے ہوئے جملوں اور فقروں کو حبیبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاک لفظوں پر بھاری کر رہے ہو! ۔۔۔؟

درود سے مراد" اللہ کے پیغمبر کے لیے رحمتوں اور درجاتِ عالیہ کے لیے درخواست ہے، لیکن ایسی درخواست "جو شرک و بدعت" کی بھی حامل ہو، قبولیت سے کہاں ہمکنار ہو سکے گی؟ کیونکہ "شہ رگ" سے نزدیک تر صرف خدا کی ذات ہے لیکن "الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ" سے مترشح ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول کو بھی یہ لطف حاصل ہے ۔ یعنی وہ بھی اپنی امت کے ہر فرد کی "شہ رگ" سے نزدیک تر ہیں ۔ کیا ایسا درود جس سے رب کی دل آزاری ہوتی ہو درود کہلا سکتا ہے اور کیا ایسے درود سے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی خوش ہوں گے یا "سحقاً سحقاً لمن غیّر بعدی" (او کما قال) کہہ پڑھنے سے بھی اپنی برأت فرمائیں گے؟ ہم نہیں کہتے یہ فیصلہ آپ خود ہی فرمائیں!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہرحال ان دوستوں نے جن کو سنت سے زیادہ بدعت عزیز ہے یہ درود ایجاد کر کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مبارک ثبوت نہیں دیا بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنے دعووں میں سچے نہیں ہیں یا ان کو عشقِ صادق کی حقیقت ہی معلوم نہیں!

شکم پرست مولویوں کے فتنے۔ دنیا جب اس قسم کی بدعات اور فرسودہ حرکات کا نظارہ کرتی ہے تو اسے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ آخر ایسی باتیں جو اللہ اور اس کے رسول کے منشا اور حکمت کے خلاف ہیں، وہ دین کیوں بن گئیں اور ان کو حرزِ جاں بنا کر لوگ کیوں ڈٹ گئے۔

صحیح بات یہ ہے کہ اس میں چند بے احتیاطیوں کا شدید دخل ہے۔

عجمی ذہنیت۔ جیسا کہ ہم گزشتہ سطور میں کسی جگہ بتا آئے ہیں کہ: جو عجمی بعد میں مسلمان ہوئے وہ ناکافی تربیت کی وجہ سے "عجمی ذہنیت" کے جراثیم بھی ساتھ لائے وہ بعد میں ان عجمیوں کے تعامل کی وجہ سے دین بن گئے۔ یہ گیارھویں، یہ تیجے ساتے شخصیت پرستی کے یہ سارے مظاہر جو اہلِ بدعت کے ہاں جانِ ایمان سمجھے جاتے ہیں، چوں کہ ان کے ہاں پہلے ہی رائج تھے، اور ان کی تطہیر کی طرف توجہ نہ دینے کے باعث وہ اب ایمانیات کا حصہ بنتے گئے اور بالآخر بن ہی گئے، جب علماء کو ان پر اطلاع ہوئی تو تیر ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ اب ان کے سلسلے میں لوگ کوئی بات سننے کے لیے تیار ہی نہیں تھے کیونکہ نسلاً بعد نسلٍ سلسلہ جاری رہنے کی وجہ سے وہ "دینِ آباء" بن گیا تھا۔

عوامی خوش فہمی۔ اس تعامل کو عوام کالانعام کی خوش فہمی کی بھی تائید حاصل ہو گئی، اس لیے اس کی جڑیں اور مضبوط ہو گئیں۔

کاروباری ملّا۔ یہ ایسی سازگار فضا تھی، جس میں شکم پرست اور کاروباری ملا کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکان اور چلتی ہے، چنانچہ انھوں نے ان بدعات کو جھوٹے سچے سہارے مہیا کرنے کی کوشش کی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جن کے اصلاحِ حال کی توقع ہو سکتی تھی وہ بدنصیب عوام اب ان کی بے محل "قرآن خوانی" کی وجہ سے مطمئن ہو گئے حضرت عبداللہ بن مبارک نے انہی کالی بھیڑوں کے بارے میں یہ فرمایا تھا:

وما افسد الدین الا الملوک

واحبار سوء ورهبانها

"دین میں بگاڑ بادشاہوں، کاروباری ملا اور پیروں کی وجہ سے پیدا ہوا"

اقبال نے اسے یوں بیان کیا ہے:۔

زمن بر صوفی و ملا سلامے
کہ پیغام خدا گفتند ما را

ولے تاویل شاں در حیرت انداخت
خدا و جبرائیل و مصطفےٰ را

سلفی۔ جماعت اہلِ حدیث جس کو "سلفی" بھی کہا جاتا ہے سواد یہی ایسی جماعت ہے جس نے بے آمیز کتاب وسنت کی تعلیمات پر اور قرآن و حدیث کی روشنی میں مصلحت نواز اور شخصیت پرست دنیا کا احتساب جاری رکھا ہے۔ یہ وہ جماعت ہے صحابہ میں جس کے پہلے سرخیل حضرت صدیق اکبرؓ، ائمہ میں حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور شیوخ میں حضرت شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور ان کے شاگردِ رشید حضرت امام ابن القیمؒ اور شیخ الاسلام امام محمد بن عبدالوہابؒ ہیں۔

صدیق اکبرؓ۔ کلمہ پڑھ لینے کے بعد قبیلہ بنو حنیف نے زکوٰۃ کی دینی حیثیت سے انکار کر دیا تھا۔ حضرت عمرؓ بن الخطاب جیسی عظیم شخصیت نے بھی حضرت صدیق اکبرؓ کو ان کے خلاف فوجی اقدام کرنے سے روکنے کی کوشش کی تھی لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔

پوری زکوٰۃ کی بات تو بڑی بات ہے، اگر کسی نے پائے کی اس رسی کے ادا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے انکار کیا جو رسول کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دی جاتی تھی تو میں اس کے خلاف جنگ کروں گا ۔۔۔ یعنی حدیث وسنت کے کسی بھی حکم میں وہ کسی حک واضافہ اور ترمیم کو برداشت نہیں کریں گے ۔۔۔ دراصل یہی وہ جذبہ اور مبارک ذہن ہے جس کی حرارت اور توانائی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی شمع فروزاں کو روشن رکھ سکتی ہے۔ جب یہ ہمت اور غیرت نام نہاد عالی ظرفوں کے دیس میں پہنچی تو ان کی عالی ظرفی نے اپنی ذات کے خلاف "تو چوں" کو بھی برداشت نہ کیا لیکن قرآن وحدیث کے سلسلے میں ایک ایسا اژدہا بن گئی کہ اس کے ایک ایک حکم کے لیے گوریاں پھیلادیں، جو بھی بات آئی وہ ان کی رواداری کی نذر ہو گئی۔ امام احمد بن حنبلؒ ۔ عباسی دور کی سب سے عظیم سلطنت ایک بدعتی گروہ کی حمایت پر تُل گئی، لیکن امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ان کی متجددانہ سرگرمیوں اور بدعت کے خلاف اٹھ گئے۔ جب اس راہ میں ان پر کوڑوں کی بارش ہوئی تو زبان سے بیساختہ یہی نکلا کہ:

کوڑے کوئی دلیل نہیں، اگر مجھے قائل کرنا ہے تو قرآن وحدیث پیش کیجیے۔

دنیا نے دیکھا کہ بالآخر فتح حضرت امام احمد بن حنبلؒ کو ہوئی ۔۔۔ بہرحال اہل بدعت اور متجددین وہ برخود غلط ٹولہ ہے جو خدا اور رسول کو بھی اپنی عقل اور فلسفہ کے لقمے دینے کو دین سمجھتا ہے۔ چنانچہ حضرت امامؒ نے اپنے عمل اور عظیم کردار کے ذریعے یہ بات واضح کر دی کہ دین وایمان قرآن وحدیث کو لقمے دینے کا نام نہیں، ان کی رہنمائی پر قناعت کرنے کا نام ہے۔

یہی رنگ و بُو دوسرے ائمۂ دینؒ کا تھا، کیونکہ وہ قطعاً کسی کے مقلد نہیں تھے بلکہ کتاب وسنت کے سچے عاشق تھے، حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ:

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رائے وقیاس سے حدیث ضعیف بھی مقدم ہے اور مملکت کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے منصب کو قبول کرنے سے صرف اس لیے انکار کر دیا تھا کہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جس نے ولایت کا منصب قبول کر لیا وہ کند چھری سے ذبح ہوا۔

حضرت امام شافعیؒ سے کسی نے حدیث بیان کر کے آپ سے پوچھا کہ آپ کی کیا رائے ہے۔ حضرت امامؒ نے فرمایا کہ تو نے میرے گلے میں زنّار دیکھی ہے۔ یعنی حدیث سن کر اپنی الگ رائے قائم کرنا مسلم کا نہیں کافر کا کام ہے۔

حضرت امام مالکؒ نے وقت کے بادشاہ کے غیظ و غضب کے ستم برداشت کیے مگر حدیث کے خلاف قدم باہر نہ رکھا۔ حضرت امام نخعیؒ سنت کے سلسلے میں اتنے حساس تھے کہ وہ "سنت" کا لفظ کسی دوسرے کے ساتھ چسپاں کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ (الاحکام)

الغرض یہ سب مبارک ہستیاں تھیں جو حدیث و سنت کے سامنے دم بخود رہتے تھے، مگر آہ! بعد میں ان کے نام لیواؤں نے ان کے اس طرز عمل کا اتباع نہ کیا۔

ابن تیمیہؒ۔ حکمرانوں، علماء سوء اور برخود غلط صوفیاء نے ملمع زدہ جھمیلوں کو دین بنانے کی جو سازشیں کیں، ان کے خلاف حضرت امام ابن تیمیہؒ، حضرت امام ابن القیمؒ اور شیخ الاسلام حضرت امام محمد بن عبدالوہابؒ نے استقامت کے جو نمونے چھوڑے ہیں وہ آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

جماعت اہلحدیث انہی اسلاف کی غیرت، ہمتوں اور کتاب و سنت کی شمع کو روشن رکھنے والی ایک عظیم تحریک ہے جس نے ہر ملک میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے اپنی بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ رد بدعات، دفع منکرات، احیاء سنت اور اصلاح معاشرہ کے لیے انمٹ لازوال نقوش چھوڑے ہیں۔ تفسیر اور شروح کے ذریعے انھوں نے قرآن و حدیث کو آسان اور عام فہم بنایا۔ غلو فی الدین کے پردے چاک کیے۔ تحریر اور تقریر کے میدان میں اپنی ذمہ داریاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا پورا پورا حق ادا کیا۔ متعدد ادارے اور درسگاہیں قائم کرکے خلقِ خدا کے لیے، خدا اور اس کے رسول کی تعلیمات کو عام کیا۔ سینکڑوں جرائد جاری کرکے پاک و ہند میں تبلیغ دین کا حق ادا کیا۔

• قرآن حکیم کے ترجمے اور اس پر تفسیری حواشی لکھے، احادیث پر تعلیقات اور شروح کا ایک غیر مختتم سلسلہ ہے جو ابھی تک جاری ہے۔ کثّرھم اللہ سوادھم۔

پاک و ہند کے اہلِ بدعت کا علم کلام عوامی قسم کا عامیانہ ہے جو سرتاپا رواج اور ملکی رسومات پر مبنی اور اوہام پرست اقوام کا چربہ ہے۔ اور احناف میں اہلِ علم طبقہ کو ان کے جمود پر جھنجھوڑا اور تقلید کی غیر ضروری بندشوں پر نظرِ ثانی کا ان کو یارا بخشا۔ جو پہلے فقہا کے اقوال کو آخری سند کے طور پر پیش کرتے تھے۔ اب قرآن و حدیث کے دلائل کے مطالعہ کی ضرورت کے بھی وہ قائل ہوگئے ہیں۔

جدید تقاضے اور اہلِ حدیث ۔ اہل حدیث ایک ایسی مبارک تحریک ہے جس نے ہمیشہ وقت کے تقاضوں اور دواعی کا احساس کیا ہے۔ محدثین نے اس کے لیے جتنا اور جیسا کچھ کام کیا ہے، ان کی کتب حدیث میں اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے: وقت اور حالات کا کوئی داعیہ اور پہلو ایسا نہ تھا جس کے لیے دنیا کو قرآن و سنت کی ترازو اور رہنمائی انھوں نے مہیا نہ کی ہو۔ جن ابواب پر انھوں نے کام کیا ہے اگر ان کی تلخیص بھی پیش کی جائے تو ایک عظیم دفتر تیار ہو جائے۔

پاک و ہند میں اس جماعت نے جو خدمات انجام دی ہیں ان کی لسٹ خاصی طویل ہے اس کے لیے دفتر چاہیے۔ بہرحال ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ کتاب و سنت کے چشمۂ صافی کو انھوں نے دوسری رسومات اور قیاس رائے کے میل کچیل سے ہمیشہ سے پاک رکھنے کی کوشش کی ہے۔ جس طرف سے اس پر حملہ ہوا ہے انھوں نے ہی ان کا مقابلہ کیا ہے۔ نئی نبوت کے مدعی اٹھے تو انھوں نے ان کو کیفرِ کردار تک پہنچایا۔ انکارِ حدیث کے فتنے نے سر اٹھایا تو اس کو بے نقاب کیا، سوشلزم اور کمیونزم جیسی منکرِ خدا تحریکیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اٹھیں تو اس کے خلاف پورا محاذ بنایا۔ چنانچہ سوشلزم کے خلاف ۲۱۴ علماء نے جو فتویٰ دیا تھا اس میں اکابر اہلحدیث کے نام کے ساتھ راقم الحروف کا نام بھی درج ہے۔

اقامتِ دین۔ فتنۂ تاتار سے بڑھ کر سفاک، فراعنہ سے زیادہ بددماغ، فاحشہ سے زیادہ حیاباختہ، نمارده سے بڑھ کر سرگراں، قارون سے زیادہ ہوس دولت کا بیمار اور کرسی اقتدار کے انتہائی حریص اور بھوکے انسان کے دورِ اقتدار میں جو دینی تحریک چلی اس میں جماعت اہلحدیث کا حصہ ہمیشہ نمایاں رہا ہے۔ اس راہ میں اس نے قید و بند اور گولی تک کی پرواہ نہ کی حال ہی میں الیکشن کے نام پر جو فراڈ کیا گیا، اس کے خلاف اس جماعت نے جو خدمات انجام دی ہیں وہ کسی سے بھی مخفی نہیں ہیں۔ ہم نے بطور جماعت یہ طے کر رکھا ہے کہ ملک میں کتاب و سنت کے قانون کے نفاذ کو دوسرے ہر کام پر مقدم رکھے گی اور کوشش کرے گی کہ اس میں اسلامی نظام حکومت برپا ہو جائے اور آل الشیخ اور آلِ سعود کے باہمی توافق اور تعاون سے سعودی عرب میں جو دینی نظام قائم ہے اس کو یہاں بھی برپا کرکے عند اللہ سرخرو ہوں۔

برادرانِ اسلام! ہم نے یہ سطور نظریہ توحید کے تحفظ اور اصلاحِ معاشرہ کے جذبہ کے پیشِ نظر رقم کی ہیں کسی کی دل آزاری مقصود نہیں صرف اپنے بھائیوں کی خیرخواہی مطلوب ہے۔ خیر الناس من ینفع الناس۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام احباب اسی جذبہ سے پڑھیں تاکہ ہم سب کی آخرت سلامت ہو جائے اور حق کا بول بالا ہو۔ آمین۔

دعائیہ۔ آخر میں ہم سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز فضیلۃ الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ السندی بطل جلیل جلالۃ الملک خالد ولی عہد الامیر فہد ابنان عبدالعزیز و دیگر جملہ اعیانِ حکومت کے حق میں دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ نظریۂ توحید کی نشر و اشاعت کی ان کو مزید توفیق بخشے اور اجر جزیل عنایت فرمائے۔ آمین۔

(حافظ) عبدالغفور غفر اللہ لہ ولمن تبعہ

رئیس الجامعۃ العلوم الاثریۃ۔ امیر جمعیۃ اہلحدیث۔ جہلم

۵ ذیقعد ۱۳۹۵ھ۔ پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المكتبة الرحمانية
۹۹...بے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 05978

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مندرجہ ذیل مقامات سے بلاقیمت طلب فرمائیں

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز

رئیس العام ریاسۃ العامۃ للبحوث العلمیۃ
والدعوۃ والارشاد والافتاء۔ بالریاض سعودی عرب

حافظ عبدالغفور

رئیس الجامعۃ العلوم الاثریۃ
چوک اہلحدیث، جہلم، پاکستان
فون ۳۶۷۰

المکتبۃ الثقافی السعودیہ

ظفر علی روڈ، گلبرگ، لاہور